



چھٹیاں

مصنف

سرتاج اولیاء سلطان العارفين حضرت مولوی غلام رسول عالمپوری رحمۃ اللہ علیہ

مرتب

صاحبزادہ مسعود احمد



مولوی غلام رسول عالمپوری ریسرچ آرگنائزیشن (جسٹڈ)

انتساب

محترم فخر زمان

اور

محترم چیتن سنگھ (ایڈیشنل ڈائریکٹر بھاشا و بھاگ، پٹیالہ، انڈیا)

کے نام

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

اہتمام اشاعت: مولوی غلام رسول عالمپوری ریسرچ آرگنائزیشن (رجسٹرڈ)

کتاب کا نام	=	چٹھیاں
مصنف	=	حضرت مولوی غلام رسول عالمپوری
مرتب	=	صاحبزادہ مسعود احمد
ناشر	=	مولوی غلام رسول عالمپوری ریسرچ آرگنائزیشن (رجسٹرڈ)
اشاعت اول	=	مئی 2013ء
مطبع	=	
تعداد	=	500
قیمت	=	150 روپے
سلسلہ اشاعت	=	5
ملنے کا پتہ	=	صاحبزادہ مسعود احمد پوسٹ بکس 612 فیصل آباد، پاکستان
موبائل	=	0092-345-7681542
	=	0092-313-8666611

Email: president_alampuri@yahoo.com

president_org@hotmail.com

Website: www.alampuri-research.org

مولوی غلام رسول عالمپوریؒ ریسرچ آرگنائزیشن (رجسٹرڈ) کی طرف سے
شائع شدہ اور زیر اشاعت کُتب کی تفصیل درج ذیل ہے

شائع شدہ تصانیف:

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ اک مطالعہ مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
ڈونگھے راز
صحراؤں میں بہتے دریا محمد سرفراز

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
چٹھیاں

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
حلیہ شریف حضورؐ

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
سی حرفی سستی پنوں

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
چوپٹ نامہ

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
پندھ نامہ

ان کے علاوہ گورنمنٹ آف پاکستان کے سب سے بڑے ادارے اکادمی ادبیات پاکستان نے بھی
صاحبزادہ مسعود احمد کی تصنیف ”مولوی غلام رسول عالمپوریؒ شخصیت اور فن“ شائع کی ہے۔

زیر اشاعت تصانیف:

درج ذیل کُتب کمپوز ہو چکی ہیں اور ان میں سے کچھ کتب پروف ریڈنگ کے مراحل سے گزر کر
اشاعت کے مرحلے میں داخل ہوئی ہیں۔

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ مرتب: محمد عیص عابد
روح الترتیل

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
داستان امیر حمزہ

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
مسئلہ توحید

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
احسن القصص

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ مرتب: صاحبزادہ مسعود احمد
مآرب الخاشعین

جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں

فہرست

1	نذرانہ عقیدت بحضور حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	1
2	سوانح حیات حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ	2
5	شجرہ نسب	3
6	اُردو نثر پارہ	4
8	چٹھی بنام سید روشن علی	5
32	چٹھی بنام ہیرے شاہ	6
45	چٹھی بنام صاحبزادہ غلام بیلمین	7

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوری ریسرچ آرگنائزیشن (رجسٹرڈ)
پوسٹ بکس نمبر 612 جی پی او، فیصل آباد، پاکستان۔

دیباچہ

یہ بات بہت سالوں سے میرے اندر کروٹ لیتی رہی کہ مولوی صاحبؒ کی وہ تصنیفات جو شائع ہو چکی ہیں یا اشاعت کے بعد اب بازار میں نایاب ہو چکی ہیں اور جو تصانیف ابھی شائع نہیں ہوئیں اُن کو کتابت کی غلطیوں سے پاک کر کے شائع کیا جائے۔ یہ بات آج کی نہیں بلکہ جب سے میں نے ہوش سنبھالی اس خیال نے ہمیشہ مجھے متحرک رکھا اور بے چین بھی میری زندگی کا کوئی ایسا لمحہ نہیں گزرا جو میں نے مولوی صاحبؒ کی شخصیت، کلام، اُن کے مزار اقدس کی تعمیر اور اُن کی یادگاروں کی تعمیر کے بارے سوچ بچار کے بغیر گزارا ہو اور اگر سچ پوچھیں تو یہ باتیں میری زندگی سے منسلک نہ ہوتیں، یہ تحریک میرے اندر نہ ہوتی تو شاید میرا حال کیا ہوتا۔ جس طرح میری زندگی میں اُتار چڑھاؤ بڑے عجیب طریقے سے آئے مجھے صرف آپؒ کی شخصیت اور کلام سے رہنمائی اور حوصلہ ملتا رہا اور میں پوری طاقت سے آگے بڑھتا رہا۔ مجھے شروع سے ہی احساس تھا کہ یہ کام بہت بڑا ہے اور مشکل بھی لیکن یہ بھی احساس تھا کہ اگر اب نہ ہو سکا تو پھر شاید کب ہوگا اور شاید اس انداز سے نہ ہو سکے کیوں کہ میں مولوی صاحبؒ کی زبان کے لہجے کو بھی سمجھتا ہوں، اُن کے خاندانی حالات، تعلیم اور دیگر معلومات کی شکل میں میرے پاس سچا اور قیمتی نزا نہ موجود ہے لہذا اسے تحریری شکل میں عوام کے سامنے بھی آنا چاہیے۔ دوسری اہم بات یہ کہ میں کبھی کسی اہم شخصیت کے بارے اور پھر خاص کر مولوی صاحبؒ کے بارے کبھی کوئی ایسی بات نہیں تحریر کر سکتا جسکی صحت کے بارے میں مجھے شک ہو میری اُن کیساتھ محبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ میں مبالغہ آرائی سے کام نہ لوں اور نہ ہی اپنی ذاتی خواہش کو سامنے لانے کی کوشش کروں۔ مجھے ہمیشہ حیرت ہوئی کہ بعض لوگ اپنی ذاتی خواہشات کی تکمیل کی خاطر حالات و واقعات کو غلط طور پر پیش کرتے ہیں جس سے تاریخ کا چہرہ مسخ ہو جاتا ہے اور اس بات کا غلط اثر ہمیشہ آنے والی نسلوں پر پڑتا ہے اور اُن کو تاریخ سے صحیح آگاہی نہ ہونے کی وجہ سے وہ اپنی تہذیب اور معاشرت سے صحیح طور پر آگاہ نہ ہو سکتے۔ خیر اچھائی اور بُرائی کا ہمیشہ مقابلہ رہا مگر حیات ہمیشہ سچ کی ہوتی ہے اس لئے میں نے 1990ء میں مولوی صاحبؒ کے نام

نامی پر ایک تنظیم رجسٹرڈ کروائی اور ساتھ مطالعہ کا عمل جاری رہا اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ فہم عطا کیا تاکہ میں چیزوں کو صحیح طریقے سے جانچ اور پرکھ سکوں۔ میں نے کوشش کی کہ خصوصاً ہوشیار پور، جالندھر اور خٹے کے دیگر اضلاع کی بولیوں کو سمجھ سکوں، اسلامی تاریخ، متحدہ ہندوستان اور متحدہ پنجاب کے سارے علاقے کے بارے آگاہی حاصل ہو، یہاں کی برادریوں اور قبیلوں کے طرز زندگی، گفتگو کرنے کے سلیقے کو سمجھ سکوں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مولوی صاحب نے اپنے کلام میں کن کن زبانوں کو استعمال کیا، ان کے صحیح صحیح حالات زندگی، رہن سہن، ان کا کن لوگوں سے ملنا اور ملنے کا انداز، ان کی عادات، خاندانی حالات، ان کی شاعری کا معیار اور دوسرے شاعروں خصوصاً صوفی شاعروں سے موازنہ اور شعراء میں ان کی انفرادیت، ان کے بات کرنے کا انداز اور کلام کا معیار اُس کی گہرائی اور اب تک جن لوگوں نے آپ پر لکھا ان کی سوچ، ذہنیت اور ان لوگوں کے عقائد و نظریات غرض اس سے منسلک ہر نوع کے معاملات کو سمجھنے کی جستجو کی جس میں اللہ تعالیٰ نے میری مدد کی اور رہنمائی کی اور مجھے فہم و فراست عطا کی اور مجھ پر انکشافات ہوتے رہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ زبان کا لہجہ اور بولی ہر شخصیت کی اپنی ذہنی چاہئے کیونکہ مختلف اضلاع میں پنجابی کے مختلف لہجے ہیں جنہیں محفوظ رہنا چاہیے اور کوئی خاص قسم کی پنجابی بنانے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے اس سے پنجابی کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ مثال کے طور پر چند ہم معنی الفاظ درج کرتا ہوں جیسے دیکھیا، ویکھیا۔ چند، چن۔ سفنا، سپھنا وغیرہ۔ مولوی صاحب کا شاگرد سید روشن علی جب مالوہ میں اقامت پذیر ہو گیا تو اسکو لکھی گئی اپنی ایک چٹھی میں مولوی صاحب ہوشیار پور اور مالوہ کی بولی کا یوں تذکرہ کرتے ہیں۔

۔ اتھے اسیں آہے اوتھے بنے آپاں جدوں بولیاں ہور دیاں ہور ہونیاں

آپ کے زیر نظر کتاب مولوی غلام رسول عالمپوری رحمۃ اللہ علیہ کی وہ ”چٹھیاں“ ہیں جو انہوں نے سید روشن علی جو کہ آپ کے شاگرد تھے، ہیرے شاہ جو کہ اکثر آپ کو ملنے آتے رہتے تھے اور غلام بیلین کو لکھی ہیں۔ یہ ”چٹھیاں“ کافی عرصہ احسن القصص کے آخر میں چھپتی رہیں۔ بعد ازاں محمد عالم کپورتھلوی (مرحوم) نے مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی سات تحریروں یعنی (۱) چٹھی بنام روشن علی

(۲) چٹھی بنام ہیرے شاہ (۳) چٹھی بنام غلام یسین (۴) حلیہ شریف (۵) سی حرنی سسی پنوں (۶) چوپٹ نامہ (۷) پندہ نامہ کو اکٹھا کر کے کتابی شکل میں شائع کیا اور اس کا نام ”ست پھل“ رکھا لیکن میں نے فیصلہ کیا کہ مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں کو ان کے اصل نام سے شائع کیا جائے لہذا آج چٹھیوں کو الگ سے شائع کیا جا رہا ہے اصلاحی حوالے سے مختلف دوستوں سے بات ہوتی رہی جس میں محمد عیص عابد صاحب پروفیسر مفتی عبدالرؤف صاحب علامہ نادر جاجوی صاحب احسان باجوہ صاحب قابل ذکر ہیں یہ سب دوست احباب میرے پاس تشریف لاتے رہے اور مشاورت کا عمل جاری رہا ست پھل میں محمد عالم سے جہاں سہواً غلطی رہ گئی یا کوئی لفظ ان کی سمجھ میں نہ آئے اس کو میں نے اور محمد عیص عابد صاحب نے صحیح کیا۔ محمد عیص عابد نے چٹھیوں، حلیہ شریف حضور ﷺ، سسی پنوں، چوپٹ نامہ اور پندہ نامہ کی پروف ریڈنگ کے سلسلے میں میرے ساتھ مل کر بہت محنت کی اور بعض مشکل اشعار کو حل کیا بلکہ مشکل الفاظ کے معنی بھی حاشیہ میں تحریر کر دیئے تاکہ شائقین کو مولوی صاحب کے اشعار سمجھنے میں آسانی ہو جس سے اب ان کی شان دوبالا ہو گئی ہے۔

راقم موصوف کی ان گراں قدر خدمات کا انتہائی ممنون ہے اور دل سے دعا ہے کہ جس جذبہ عشق کے ساتھ انہوں نے ان کو سنوارنے میں محنت کی ہے اس پر اللہ تعالیٰ انہیں دارین میں اجر جزیل عطا فرمائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم۔ یہاں ان پر خلوص احباب کا ذکر نہ کروں تو نا انصافی ہوگی جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں مالی طور پر تعاون کیا۔ ان مہربان دوستوں میں محمد آصف صاحب، حاجی محمد سعید گجر صاحب، رانا فضل الرحمن صاحب، سجاد رسول صاحب، انعام اللہ صاحب اور محسن علی چٹھہ صاحب کے نام قابل ذکر ہیں۔ میں ان دوست احباب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے ایک اعلیٰ ترین مقصد کیلئے پر خلوص تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر اپنا خصوصی فضل و احسان فرمائے۔

اگرچہ راقم نے اس کتاب کی صحیح اشاعت میں پوری پوری کوشش کی ہے لیکن پھر بھی کہیں کتابت کی کوئی غلطی نظر آئے تو تصحیح فرما کر راقم کو مطلع کر دیں تاہم اہل علم حضرات پر اس کی خصوصیت مخفی نہیں رہے گی۔ اصلاح کی کوشش جاری رہے گی۔

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ دے حضور

عالمپوری غلام رسولؒ اک وڈا شاعر دانا
 اوہدے علم، فکر، عرفان نوں جانے گل زمانا
 حکمت، طب، نجوم دے علماں دے وی عالم بھارے
 تاریاں وانگوں روشن علم اوہناں دا چمکاں مارے
 وچ پنجابی ادب دے اوہناں پایا انج دا حصہ
 پندرہاں سال دی عمر وچ لکھیا میر حمزہ دا قصہ
 چٹھیاں، قصہ روپن نامہ، پندھ نامہ وی لکھیا
 چوپٹ نامہ، گجر نامہ، حلیہ پاک وی لکھیا
 سسی پنوں، سی حرفی تے لکھیاں ہور کتاباں
 علماں والیاں دی نگری وچ پیمکن وانگ مہتاباں
 رب نے اوہناں دی قسمت وچ کیتا علم عرفانی
 تائیوں تے اس ولی خدا دے کھولے بھیت روحانی
 ولی اللہ سن رب اوہناں دی نسل تے کرم کمایا
 جس نے روحانیت وچوں واواہ حصہ پایا
 اوہناں دے اس علم ادب توں جو وی لاجھ اٹھاندا
 عالم فاضل اکھواندا تے جگ وچ عزت پاندا
 اوہدے ادب خزانیاں توں مسعود نے فیض اٹھائے
 قدماں اوہدیاں وچ عقیدت دے نیں پھل چڑھائے

شاعر: مسعود احمد چودھری (پنجاب یونیورسٹی، لاہور)

سوانح حیات (Biography)

عظیم صوفی شاعر سرتاج اولیاء سلطان العارفین حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ

پیدائش

حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ 5 ربیع الاول 1265ھ بمطابق 29 جنوری 1849ء بروز سوموار کو موضع عالمپور، تحصیل دسوہہ، ضلع ہوشیار پور، ہندوستان میں پیدا ہوئے۔ آپ کی قوم گجراور گوت کسانہ تھی۔ آپ کے والد محترم چوہدری مراد بخش اور آپ کی والدہ محترمہ رحمت بی بی تھیں۔ مولوی صاحب والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔ آپ کی پیدائش کے چھ ماہ بعد آپ کی والدہ محترمہ کا انتقال ہو گیا مولوی صاحب کی عمر ابھی تقریباً 12 سال تھی کہ آپ کے والد محترم بھی اس فانی دنیا سے کوچ کر گئے۔

تعلیم

ظاہری طور پر باقاعدگی سے تحصیل علم کے بارے میں کسی طرف سے کوئی سراغ نہیں ملتا اور یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ آپ علم لدنی یعنی (الہامی علم) سے مستفیض تھے۔ اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص فضل و کرم تھا تاہم ابتدائی تعلیم کے طور پر اپنے گاؤں کے مولوی حامد صاحب سے کچھ عربی اور فارسی کی کتب پڑھیں پھر کچھ علم قریب کے ایک گاؤں غلزیوں کے مولوی عثمان صاحب سے حاصل کیا۔

ملازمت

ظاہری علوم سے فارغ ہونے کے بعد آپ میرپور کے پرائمری سکول میں نحشیت استاد پڑھانے لگے۔ آپ نے میرپور کے پرائمری سکول میں نحشیت استاد 1864ء سے 1878ء تک 14 سال تعلیم دی۔ 1878ء میں آپ کا تبادلہ موضع مہیسر ہو گیا۔ وہاں آپ نے 4 سال پڑھایا اور 1882ء میں ملازمت سے استعفیٰ دے کر عالمپور آ گئے۔ آپ نے تقریباً 18 سال نحشیت سکول اُستاد ملازمت کی اور جب آپ نے استعفیٰ دیا تو اس وقت آپ کی عمر تقریباً 33 سال تھی۔

نکاح و اولاد

حضرت مولوی غلام رسول عالپوریؒ کی تین شادیاں ہوئیں پہلی شادی موضع ڈھوتاں تحصیل بھونگہ ریاست کپورتھلہ میں ہوئی ان میں سے کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ دوسری شادی گاؤں سکرا لا ضلع ہوشیار پور میں ہوئی ان میں سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جن کا نام ”عائشہ بی بی“ تھا۔ تیسری اور آخری شادی گاؤں کھدیاں ودھایا کے رہائشی گلاب گجر کی بیٹی محترمہ زینب بی بی سے ہوئی ان میں سے ایک بیٹی پیدا ہوئی جن کا نام خدیجہ بی بی تھا۔ محترمہ خدیجہ بی بی کی اولاد دو بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں بڑا بیٹا عبدالطیف تقریباً 18 سال کی عمر میں پاکستان بننے سے قبل وفات پا گیا ان سے چھوٹے سعیدہ بیگم، مسعودہ بیگم، عبدالرشید اور رضیہ بیگم ہیں۔ 1947ء کے بعد محترمہ رضیہ بیگم کی شادی چوہدری غلام قادر سے ہوئی۔ چوہدری غلام قادر موضع پھامہ تحصیل بھونگہ ریاست کپورتھلہ انڈیا کے رہنے والے تھے جو کہ پاکستان آکر ضلع لائل پور تحصیل سمندری میں آباد ہوئے بعد ازاں 1975ء میں گاؤں سے ترک سکونت کر کے لائل پور میں مستقل سکونت اختیار کر لی ہے۔ بندہ صاحبزادہ مسعود احمد محترمہ رضیہ بیگم کا بیٹا ہے جبکہ محترمہ خدیجہ بی بی کا نواسا اور مولوی صاحب کا پڑنواسا ہے۔

تصانیف

حضرت مولوی غلام رسول عالپوریؒ کا کلام میٹرک سے ایم اے تک پاکستانی نصاب میں شامل ہے آپ کی شخصیت اور کلام پر ڈاکٹر صادق جنجوعہ اور ڈاکٹر حفیظ احمد نے پی ایچ ڈی کی ہے۔ آپ کا زیادہ تر کلام پنجابی میں ہے لیکن آپ نے بڑی اہم کتب اردو، فارسی اور عربی میں بھی تحریر کی ہیں۔ آپؒ کی اب تک منظر عام پر آنیوالی کتب کا تذکرہ کئے دیتا ہوں۔

(1) آپؒ نے سب سے پہلے ”داستان امیر حمزہ“ کی پہلی جلد پندرہ سال کی عمر میں تقریباً ایک ماہ میں 1281 ہجری بمطابق 1864ء میں مکمل کی جبکہ دوسری اور تیسری جلد بروز جمعرات 16 محرم 1286ھ بمطابق 29 اپریل 1869ء 8 بیساکھ 1926 بکرمی 20 سال کی عمر میں 2 ماہ میں مکمل کی۔ جس کے اشعار کی تعداد تقریباً 20,000 ہزار ہے۔ (2) دوسری کتاب ”روح الترتیل“

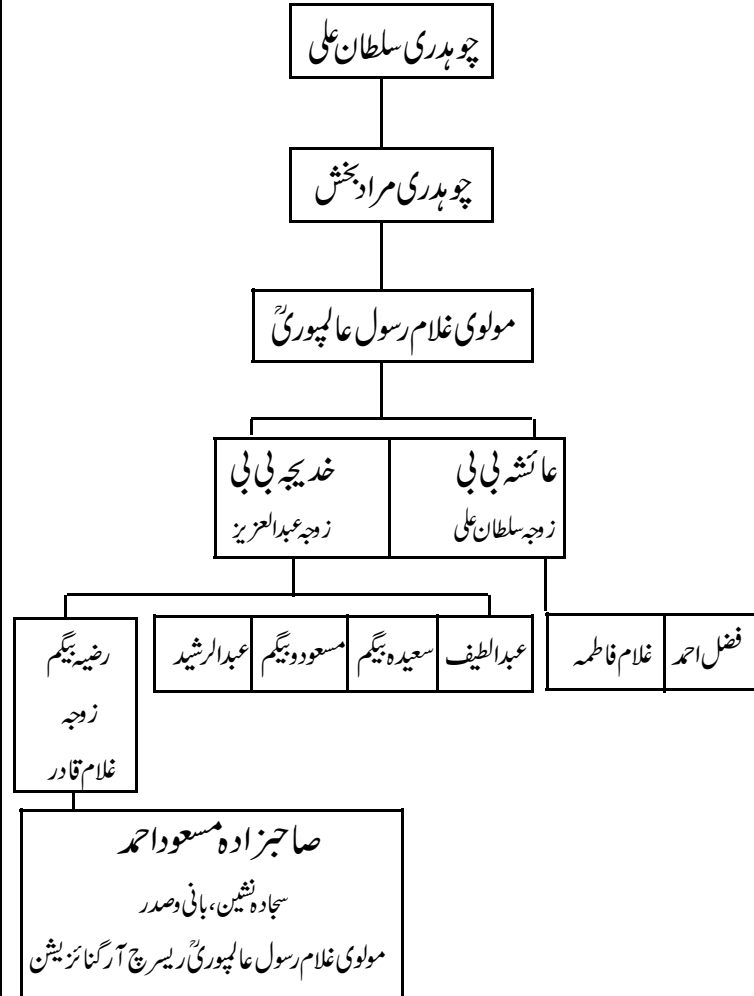
19 سال کی عمر میں 1285ھ بمطابق 1868ء کو مکمل کی جس کے اشعار کی تعداد 256 ہے۔
(3) حضرت مولوی غلام رسول عالپوری نے تیسری کتاب ”احسن القصص“ 24 سال کی عمر میں
 ایک ماہ میں 1290ھ مطابق 1873ء کو مکمل کی۔ **(4)** چوتھی کتاب ”مسئلہ توحید“ یہ اُردو نثر میں
 ہے جو آپ نے 29 سال کی عمر میں 17 ذی قعدہ 1295ھ مطابق 1878ء کو مکمل کی۔ **(5)** ”سی
 حرنی حلیہ شریف حضور ﷺ“ 27 ربیع الاول 1297ھ مطابق 9 مارچ 1880ء موافق 28 پھاگن
 1936 بکرمی بروز منگل بوقت عصر میراں وجانی موچی کی فرمائش پر تحریر کیا۔ اس وقت آپ کی عمر
 31 سال تھی۔ **(6)** ”چٹھیاں“ مولوی صاحب نے اپنے شاگرد سید روشن علی، دوست ہیرے شاہ
 اور صاحبزادہ غلام یسین کو منظوم چٹھیاں لکھیں۔ جو چٹھی آپ نے سید روشن علی کو لکھی ہے اس میں
 مولوی صاحب خود فرماتے ہیں یہ نامہ بتاریخ 8 محرم 1300 ہجری بمطابق 26 کا تک سن
 1939 بکرمی بمطابق 10 نومبر 1882ء بروز دوشنبہ (یعنی بروز سوموار) بوقت نیم روز (یعنی
 بوقت دو پہر) جانی موچی کی دکان میں بیٹھ کر بحالت درد چشم لکھا گیا۔ اس وقت آپ کی عمر
 33 سال تھی۔ **(7)** ”سی حرنی سسی پنوں“ یہ سی حرنی آپ کی شاعری کی خوبصورت مثال ہے۔
(8) ”سی حرنی چوپٹ نامہ“ یہ سی حرنی بھی آپ کی شاعری کی خوبصورت مثال ہے۔ **(9)** ”پندھ
 نامہ“ یہ منظوم ہے اور یہ ایک عورت کے راستہ دریافت کرنے پر لکھا گیا ہے۔ **(10)** مولوی صاحب
 کی دسویں اور آخری تصنیف جو اب تک سامنے آئی ہے وہ ”مآرب الخاشعین“ ہے جو کہ اُردو نثر میں
 آپ کی دوسری تصنیف ہے۔ مآرب الخاشعین آپ نے 1305ھ بمطابق 1888ء کو 39 سال
 کی عمر میں لکھی ہے۔

وفات

حضرت مولوی غلام رسول عالپوری 7 شعبان 1309 ہجری بمطابق 7 مارچ 1892ء بمطابق
 24 پھاگن بروز سوموار کو 43 سال کی عمر میں اس دار فانی سے کوچ کر گئے اور آپ کو موضع عالپور،
 تحصیل دسوہہ، ضلع ہوشیار پور کے ہی قبرستان میں دفن کیا گیا اور وہیں آپ کا مزار اقدس ہے۔
 تحریرو تحقیق: صاحبزادہ مسعود احمد

شجرہ نسب

راقم الحروف بندہ صاحبزادہ مسعود احمد نے جنوبی ایشیاء کے عظیم صوفی شاعر سرتاج اولیاء سلطان العارفین حضرت مولوی غلام رسول عالمپوریؒ کا شجرہ نسب مرتب کر دیا ہے تاکہ تحقیق دانوں اور علم و ادب کے شائقین کے لئے آسانی رہے۔ شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔



اُردو نثر پارہ

خوش قسمتی سے ”چھٹیوں کا ایک ایسا ایڈیشن مل گیا ہے جس کا دیباچہ حضرت مولوی غلام رسول عالمپوری نے خود اُردو میں لکھا ہے۔ اس میں آپ ”چھٹیوں“ کے لکھنے کا سبب، روشن علی کے ساتھ اپنا تعلق اور ”چھٹیوں“ کا زمانہ تحریر کرتے ہیں۔ دیباچے کا یہ حصہ مولوی صاحب کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں۔

”واضح رہے کہ بندہ غلام رسول عالمپوری کے پاس مدتوں سید روشن علی صاحب بتقریب تعلیم مقیم رہا۔ چونکہ وہ از روئے حسب و نسب شریف آدمی تھا اس سے بے تکلفانہ دل کا لگاؤ تھا اور وہ بھی چونکہ راقم کی محبت میں شیفتہ تھا۔ پھر اتفاقاً روزگار سے اس کو ریاست ناہہ میں القسطہ مالوہ رہنا پڑا۔ مگر دیرینہ محبت کے سبب عالمپور میں کچھ مدت رہ کر مل جایا کرتا تھا۔ چونکہ مجرد تھا اور ذی لیاقت و صاحب ثروت تھا اسلئے راقم نے اپنی معرفت اچھے شریف خاندان میں اس کا بیاہ کر دیا تو یہ اپنی اہلیہ کو لیکر اقامت گاہ مالوہ رہنے لگا اور بیوی سے ایسا لگاؤ ہو گیا کہ اس کی محبت کی پابندی میں عالمپور آنے سے بھی رہ گیا۔ اس کی گھر میں الفت ہو جانے سے راقم خوش تو ہوا مگر اس کے ملنے کو بھی چاہا کرتا تھا اور بعد مسافت کے سبب خود جانا تو مشکل تھا۔ دل کو خواہش تھی کہ حسب دستور سابق روشن علی یہاں آکر رہا کرے۔ اس نے از روئے ظاہر داری یہ معاملہ رکھا کہ بنام کاتب الحروف تھوڑے دنوں کا فاصلہ دے کر یہ خط لکھ بھیجا کرتا کہ میں درود ہمدی میں روتا ہوں ملاقات کو بہت جی چاہتا ہے آج کل تک آنے کو تیار ہوں۔ اس لکھنے پر اعتبار کر کے اس کے انتظار میں ایک عرصہ گزارا۔ شاید کسی دن گھر میں کسی ان بن سے کھٹ پٹی ہوئی ہوگی۔ ادھر کو بحالت رنجیدگی خط روانہ کیا جس میں ایک یہ بھی فقرہ لکھا تھا کہ میں اس بیوی سے گھبرایا ہوں۔ اب میں چاہتا ہوں کہ چاؤ چماروں کے ماتھے ماروں یعنی اس کو والدین کے ہاں پہنچا دوں۔ سو اس فقرے کو دیکھ کر کاتب الحروف کا بھی دل گھبرا گیا۔ یقیناً جانا کہ گھر میں اس کا سلوک بھی بدرجہ کمال ہے لیکن یہ مقتضائے سادہ طبعی گھڑی بھر کی کج ادائی برداشت نہ کر سکا۔ میرے سامنے بھی اظہار بھیجا۔ شاید کہ اس وقت صلح ہوگئی۔ مجھ کو جلا یا

گیا کہ گویا علی لہ دام ایک دوسرے سے ملاقات رہے۔ اسلئے اس نامہ کے جواب میں یہ پنجابی بولی گئی۔ چٹھی سید صاحب ممدوح کو مرقوم ہوئی۔ باشارہ اس کہ میرے پاس آوے تو علاوہ ملاقات اس کو فہمائش کی جاوے کہ اس قسم کے لکھنے سے احتراز کیا جاوے۔ اصل چٹھی تو اس کو بہ سبیل ڈاک موصول ہوئی اور پھر بعض شائقین نے اس کو نقل کیا۔ پھر نقل درنقل ہوتے آج تک بہت گھٹ گئی۔ جیسا لکھا تھا اب ویسا ہی بعض دوستوں کی تفریح کے واسطے اتارا جاتا ہے۔ جاننا چاہیے کہ یہ نامہ بتاریخ ۸ محرم ۱۳۰۰ھ مطابق کاتک ۱۹۳۹ بکرمی بروز دوشنبہ بوقت نیم روز جانی موچی کی دکان میں بیٹھ کر بحالتِ درِ چشم لکھا گیا۔

یومِ تحریر یہ نامہ ہذا تک موسمِ سرما آ گیا تھا چنانچہ اسی دن کاتب نامہ نے بھی جاڑے کے موسم کی پوشاک بدلی تھی اور اس دن بعض سوارانِ فوج انگریزی حد واپسی فتحِ مصر خطوط موصول ہوئے تھے اور اس وقت سے پہلے بعد پکڑ لانے محمد یعقوب خاں صاحب امیر کابل جیوش انگریزی یورش کابل وقتِ دھار وغیرہ پر ہو چکا تھا اور انہیں دنوں جانب مشرق سے ابتدائے شب میں ایک دم دارستارا نمایاں ہوا کرتا تھا اور راہبِ جنوب میں کہ عین مالوہ کے سر پر ہے یہ سب امساکِ باراں اکثر گرد و غبار اور بادل سا چھایا رہا کرتا تھا چنانچہ یہ سب اشارات ضمنِ تاریخ میں مضمون آٹھویں اور نائویں قاقب بند میں موجود ہیں۔ گیارہویں ردیف وار میں جب یہ مصرعہ لکھا تو جھنڈو نام گوجر ساکن بسوال نے قارورہ سامنے لارکھا تو ساتھ ہی یہ مصرعہ لکھا گیا

نخِ طبِ دا علم میں یاد کیتا رنگ دیکھنے پئے قاروریا ندے
اب اس چٹھی کی نقل کرتا ہوں۔

فقط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

چھٹی بنام سید روشن علی صاحب

چند ابیات درد آمیز در فراق دوست

.....(۱).....

ندیوں پار وگ چھٹے نہیں خبراں کہے پئے معاملے درد والے
 ساڈے نین وچھنڑے رت بھنے لہراں مار وگاوندے ندی نالے
 ندیوں پار وسیندیا بیلیا او تیریاں اُلقتاں دے ڈٹھے عجب چالے
 تیرے درد فراق دیاں شورشاں^۱ نے ترسینڈے نین وچہ نیر گالے
 اکھیں تکدیاں تکدیاں پک رہیاں وگدی پوٹلی داروں رنگ ڈھالے
 نیناں میریاں وعدے پریت والے چنگیاں گوہڑیاں لالیاں نال پالے
 بھانویں پچھ لے آن تعلقے تھیں نیناں میریاں تے گذرے کیڈ حالے
 منتظراں دیاں دھیریاں دھاریاں نے رسدے زخم فراق بے اندمالے^۲
 تیرا خط آیا لاناں ماردا او ساڈے جگر اندر پاندا گیا چھالے
 واہ واہ جھوٹھیاں وعدیاں تیریاں نے لانبوچہ کایجیجڑے خوب بالے
 لکھے قول قرار توں آونے دے سو اوگئے گذرے ڈٹھے باجھ فالے
 سانوں رہی اڈیک نت آونے دی انت آس ٹٹی گیا چاء نالے
 رتاں بدلیاں تے موسم ہور آئے دُھپاں گڈریاں تے لگے پون پالے
 اسیں سردیاں گرمیاں چکھ گذرے دُکھ سکھ والے رو رو وقت چالے

۱۔ سرکشی کرنا۔ بلوہ۔ پریشانی ۲۔ زخم بھرنا

کندن^۱ پئے پرکھنے حال زردھن^۲ اسیں کئی کٹھالیاں^۳ وچہ گالے
اساں کھول سہاگ دیاں پٹیاں نوں جٹاں دھاریاں^۴ وانگ گل وال ڈالے
واہ واہ رنگ سہاگ پریت دے دا کجھ پیر نیلے کجھ ہتھ کالے
سوہن یاریاں نال خوریاں دے وگیا تیر تقدیر دا کون ٹالے

.....(۲).....

رو رو لکھئے چٹھئے درد بھریئے پتہ لہیں پردیس دے واسیاں دا
پھیرا گھت پڑانیاں جہناں تے چل پچھ لے حال اُداسیاں دا
اکو حال پئے سڑدے کالجے نے سڑناں روٹیاں جویں اِکواسیاں دا
لے جا سَکھ سنبہرا دکھ والا اکھیں روندیاں دید پیاسیاں دا
جھوٹے عہد پیمان لکھیندیاں نوں کہیں سامنے حال نرسیاں دا
پینڈے مک دے نہیں فراق والے دل ہوگیا بیل خراسیاں دا
عینوں غین محبوب^۵ برات پائی دکھ دیکھ وچھوڑے دے پھاسیاں دا
نفس الامر^۶ معاملہ جان بیٹھا چکناچور خیال وِسواسیاں دا
وے میں واریاں سوہنیاں کہاں کس نوں جاپے راز توں راز اگاسیاں دا
آزادیاں نال سنانے ہاں حالا دیکھ کے بے ہراسیاں دا
چھٹا بیٹ تیں تھیں دھریا پیٹ اگے لبھا مالوہ بل شناسیاں دا
تیں تھیں وچھڑے اسیں توں گیا ساتھیں گھانا دوہاں نوں پیا چھیاسیاں دا
بیٹھوں توڑ پریت دیاں رشتیاں نوں گیا اثر پرانیاں گھاسیاں دا

۱۔ اِنخالص سونا ۲۔ مفلس، نادار ۳۔ سوناباچاندی گلانے کی پیمائی ۴۔ لٹوں والے جوگی، لمبے لمبے بالوں والا فقیر ۵۔ حجاب کیا گیا، پوشیدہ، غالباً
مولوی صاحب کی یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ تو وصل و فراق کے جھگڑوں سے پاک ہے اس لئے دکھ تو ان کا دیکھنے کے قابل ہے جو فراق میں
گرفتار ہیں، یعنی انسان ۶۔ واقعی بات، حقیقت، اصل دعا

اہل درد نے پیرہن چاک جاتا خلعت فخر خلفائے عباسیاں دا
 ساڈی زلزلہ ناک فریاد دل دی جاتا تُساں کلین مریاں دا
 بے درد کیمہ درد دی سار جانن ماواں ماریاں خوف کیمہ ماسیاں دا
 جہاں درد دیاں لذتاں چکھیاں نے نہیں انہاں ئوں چاء خلاصیاں دا
 نہیں جہاں ئوں چاؤ خلاصیاں دا فکر تہاں ئوں بے اخلاصیاں دا
 فکر جہاں ئوں بے اخلاصیاں دا تہاں حوصلہ گمکال^۱ خاصیاں دا
 سادات کرام دی جد امجد شافع وچ کونین ہے عاصیاں دا
(۳).....

سانوں رہی اڈیک توں نہ آیا آساں بہت مصیبتاں جھلیاں او
 آپیں درد بھریاں ساڈے کالجے تھیں تیرے مالوے تے چڑھ چلیاں او
 بے وس دل درد لٹاریاں^۲ دا آپیں جانداں نہیں ہن ٹھلیاں او
 انتظار دے درد دیاں تیز نوکاں ساڈے نیناں دیاں دھیریاں سلیاں او
 اسیں وانگ پردیسیاں دیں اندر کیمہ دے دیں تُساں کوناں لمیاں او
 مُرہ بوہڑ پردیسیا میریا او مینوں باجھ نہ تُساں تسلیاں او
 سکے خطاں دیاں چھتھاں^۳ جھاڑدا ایں ایہ چنگیاں نہیں اولیاں او
 تیرے خطاں نے خاطر وچ جگر پائے اکھیں تپدیاں درد تھر تھلیاں او
 چاہاں میل مل جا دکھ جانہ میرے اجے زخم دیاں شورشاں آلیاں او
 ایہہ اکھیاں روندیاں دیدناں نوں ندیوں لہر دے خون اُچھلیاں او

۱۔ حمایت، مدد، وہ فوج جو لڑائی میں مدد کیلئے بھیجی جائے۔ ۲۔ مجروح دل، جو عشق میں گرفتار ہوئے۔ ۳۔ چھتھاں وہ پتھر جس سے آگ نکلتی ہے، چھتھاں سے آگ لگانا۔

جے تُوں آدناں نہیں سی دئے بازہ کاہنوں جھوٹیاں چھٹیاں گھٹیاں او
 ساڈے دل دیاں زاریاں مات پیاں چھیڑ چھاڑتھیں پھیر اُچھٹیاں او
 اکھیں دید وچھٹیاں جگ ویتے رہ سکدیاں نہیں اکلیاں او
 بھانویں کیتیاں ٹساں کولیاں ہی آساں جاتیاں سب سولیاں او
(۴).....

وے تُوں نج ویابہا جاوندوں وے لہندوں نال مہورتاں^۱ نج پھیرے^۲
 ملیا نویں سہاگ دا دھرم دھکا ندیوں پار ہوگئے محبوب میرے
 چڑھی جنج فراق دیاں جانجیاں دی چھٹا دیس پردیس وچ پئے ڈیرے
 ملیا شگن جاں دیس نکالڑے دا ہویا لاٹ فراق وچہ جگر بیرے
 میرے یار رنگ رڑے لاڈلے تُوں پئے پریم سہاگ دے کہے گھیرے
 زنجیر تقدیر دے پئے بھارے نہ کجھ وں میرے نہ کجھ وں تیرے
 تیری مرے جوڑی^۳ وے توں رہیں رنڈا کدی پھیر آویں مڑ پاس میرے
 مینوں چاہ دیدار دی اک واری میں ول موڑ واگاں ذرا ڈھک نیڑے
 سانوں ہجر معاملے پئے جہڑے ساڈے کرم کولڑے آپ بھیرے
 تیریاں شوق محبتاں لگیاں نے سانوں چاڑیا چاء فراق بیڑے
 سانوں پار ارار اکسار بنیاں وے میں کاسنوں پریت دے پیچ چھیڑے
 جاں ایہہ پیچ چھیڑے ڈٹھا ڈھک نیڑے درد دکھ دے لہڑے پئے جھیرے
 جہاں دید پریت دے کھیت بیچے انت تہاں دو نمین دے ہلٹ گیرے

۱۔ مبارک وقت، سکھ گھڑی۔ ۲۔ ہندوؤں میں وہ سات چکر جو دوا لہاں بہا کے وقت آگ کے گرد لگاتے ہیں۔ اس سے عقد بندھنا مراد ہوتی ہے۔ ۳۔ جوڑی سے مراد ہوتی ہے اسے مرے کے لیے سے بعض لوگوں نے غلطی میں سمجھا کر شاید روشن علی کی دو بیویاں تھیں جبکہ روشن علی کی ایک ہی شادی ہوئی تھی جو مولوی صاحب نے اپنی معرفت ایک پٹھان خاندان میں کی تھی۔

جہاں عشق دیاں ٹھوکراں وجیاں نے تھاؤں اکھڑے پھیر نہ وسے کھیڑے

.....(۵).....

رودار ہیں جے لائیاں یاریاں دا مُرد قصد کر مکھ دکھانے تُوں
 آپے جوڑ دا ہیں جوڑ توڑ دا ہیں اوئے روندیا یاریاں لاونے تُوں
 جے تے پٹنے سرے تے سجدے سی کاہنوں پیا سیں ویاہ کراونے تُوں
 گھر دے پئے دھندے تیتوں کہے مندے دلوں یاریاں بھل بھلاونے تُوں
 ساتھوں اوہ چنگی جہدے نال رُجھوں ساٹوں خط لکھیں پیتاوانے تُوں
 ساٹوں ڈھور جاتا آپ چتر بنیاں گلاں لکھیاں بال پرچاؤنے تُوں
 تیری چاہ او سیدا موڑ واگاں دلوں جھل دواہے ول آونے تُوں
 سچا پیر ہیں تے جلد باہوڑیں او درد منداں دے درد ہٹاوانے تُوں
 پیرا سچدیا وے لاجاں رکھدیا وے پردے کج دیا عیب چھپاوانے تُوں
 تیرے دل دھیان تُوں بوہڑ جہدے ساڈی دکھ تھیں جان چھڑاوانے تُوں
 میں ول آ میں واریاں رج دیکھاں چھڈ عذر داری لکھ چا آونے تُوں
 جے تُوں آوناں نہیں تے لکھ سانوں اسیں آپ آئیے درشن پاوانے تُوں
 ایہہ بھی نہیں منظور تے نشر ہو کے اسیں پھراں گے حال دکھاوانے تُوں
 سوز ناک دل دی ہووے آہ دُھواں زلف یار دی تھیں ول کھاوانے تُوں
 ہوواں تُوں بہ نین تھیں وگاں سارا رُکھ مہندی دے جڑیں سماونے تُوں
 رچے رنگ ہو برگ تے یار شائد منظور کرے پیریں لاونے تُوں
 پیریں لکیاں دی آنت لاج پالے کرے مو وچہ وصل نہلاوانے تُوں
 ایہہ کجھ دور نہیں رحم یار دے تھیں اوگنہار تے کرم کماوانے تُوں

اَسیں عشق زنجیریاں گھت پیریں لکھیاں چٹھیاں درد سناونے ئوں
 تھیاء تھئی نچایا اے سوز تیرے دھک پئی جنون بلاونے ئوں
 ایدھر چڑھی بہار جنونیاں تے بیٹھا یار خود طبل وچاوانے ئوں
 واجا وجیا تے تاراں ہلیاں نیں عشق گجیا رمز سمجھاوانے ئوں
 رمزاں لایاں نال چواتیاں^۱ دے مڑ ستیاں کلاں جگاوانے ئوں
 تار تار سرشار^۲ مئے ناب^۳ اندر ندیاں نشے دیاں چاٹڑ جھلاوانے ئوں
 بھریا دور شراب دا گل عالم ساقی اٹھیا جام پلاوانے ئوں
 رخ ساقی دے جھلک وچہ جام وِتا پیونہار دے روہڑ وگاوانے ئوں
 عشق روہڑدا تے روہڑ ساڑ دا ای ندیاں وھندیاں تھیں لاناں چاوانے ئوں
 اسیں بھیت کہئے وچہ کھیت رہئے لگوں کاسنوں اگ سلگاوانے ئوں
 ایہہ عشق ہے بحر عمیق^۴ بھارا کاهنوں پیا ہیں بھیت پھلاوانے ئوں
 میاں سیدا آمل ملن تیرا دیندا لذتاں پیونے کھاوانے ئوں
 ساڈا پیونا کھاونا زہر بنیاں دم دم کھڑے ہاں دُکھ اٹھاوانے ئوں
 پیونہار گیا مئے گئی نظروں عکس رہیا اے غیر جلاوانے ئوں
 تیرا آونا ہووے جے بہت مشکل میں ول گھل دے خط بُلاوانے ئوں
 پہنچے آساں ول خط بلاوانے ئوں تاں تیار ہو بہاں گے آونے ئوں
 لکھیں سچ کجھ کریں نہ کچ میاں لکھیں خط ناہیں آزماوانے ئوں
 انکار جے کریں توں آونے تھیں اسیں آوناں تیرے لیاوانے ئوں

۱۔ اشرارہ، چنگاری، آگ، انکار، اشتعال۔ ۲۔ نشہ میں چور، لبریز۔ ۳۔ مخلص شراب۔ ۴۔ مگر اسنذر۔

.....(۶).....

دھو بیٹھا ایں پریت دیاں رنگتیاں نُون نویاں لگیاں اج وچہ زور ہویاں
گیاں بطخاں بیٹ دیاں چھڑاں تھیں وڈیاں مالوے وڈیاں ہور ہویاں
اتھتھے اسیں آہے اوتھے بنے آپاں جدوں بولیاں ہور دیاں ہور ہویاں
جہڑیاں جا رلیاں گلے لا لیاں کچھڑاں^۱ چھڑاں^۲ اج ہن چور ہویاں
جہاں وچھڑے یار نہ ملے مڑ کے اوہ لیکھ نُون روندیاں ٹھور ہویاں
اوہ زندگی تے زار و زار رویاں تے اوہ باجھ مویاں وچہ گور ہویاں
زمیاں جیہڑیاں دے سائیں چھوڑ بیٹھے بناں سانجھ کھر پنجر شور ہویاں
اوہ دار بقا وچہ رہن ایویں جہڑیاں دار فناہ وچہ گور ہویاں
دُکھ چُپ چپاتیاں جرن کیونکر جیہڑیاں اندروں سخت پُر شور ہویاں
جہاں بلبلاں گلاں دی ملی نکہت^۳ تے کھلی ڈور ہویاں
پائی شمع دی چمک پروانیاں نے اکھیں نیر بھریاں آتش خور^۴ ہویاں
جہاں تانگھ محبوب دی جالیا اے نال اپنے چند چکور ہویاں

.....(۷).....

وائیں ٹھنڈیاں بھلیاں رت بدلی لیاں بدل سٹکھ جیوڑیاں^۵ وردیاں او
واؤ سے دی وگی مزاج بدلی پیاں وچہ طبعیتاں سردیاں او
احول چشم^۶ نُون اک تھیں دو دن تے نصیحتاں اثر نہ کردیاں او
وے میں ہور ناہیں تے نُون ہور ناہیں میں تُون مورتاں اصل صور دیاں او

۱۔ چچھ رہ جانا۔ ۲۔ آوارہ۔ ۳۔ خوشبو۔ مہک۔ ۴۔ آگ کھانے والی، مراد سرخ لال فراق کی وجہ سے۔ ۵۔ جیوڑا جی کی تصغیر۔ جی، دل۔

۶۔ بھینگا پن۔

معنے^۱ اک وچہ صورتاں فرق بھادیں اِکو اِک ایہ بھی دم بھر دیاں او
 جہاں فرق جاتا سو اوہ غرق ہوئے بھا تہاندے دُھروں نامردیاں او
 گلزار بہار سنسار^۲ دی تے اکھیں کھلیاں نشے وچہ تردیاں او
 تُوں بھی کھول اکھیں نیناں والیا او عرضاں کردیاں گھر دیاں بردیاں او
 کس تھیں دُور نہیں کس دے نال وسیں کہیاں سجناں ایہ بے درد دیاں او
 مغرور ہوویوں ساتھیں دُور ہوویوں شائد دے وچہ شوخیاں زردیاں او
 دیہن لذتاں شوق مُحبتاں او ہور بازیاں حِت حِت ہردیاں او
 لُون تیل مرچاں ہلدی دال آٹا وچہ انہاندے شوخیاں گھردیاں او
 گھرگیوں وچہ جے گجھ رہیوں باقی گل آن لگ بُکھاں ٹھردیاں او
 وگنوں اکھیاں بس نہ کردیاں او نہ ایہہ چھپیاں صبر دے سر^۳ دیاں او
 جھبڈے پہنچ بیلی ہُن ویلڑا ای ایدوں پرے تکلیف نہ جردیاں او
 کہے جال جنجال دے پئے تینوں جان جال کائی ایدھر مردیاں او
 وچ سفیناندے چمکاں دیونائیں سکھ سون تھیں اکھیاں ڈردیاں او
 نینداں سجناں ساڈیاں دھیریاں تے دھاری تیز تلوار دی دھر دیاں او
 چھڈ چار دن گھر دیاں دھندیاں تُوں کہیاں دُکھ مُصیبتاں گھر دیاں او
 مِل جا سانوں وے تُوں جگ جیویں گلیاں سنجیاں شوق نگر دیاں او
 گھر دا فکر دن چار بھلا دل تھیں مہربانیاں رُب کاریگر دیاں او
 ذمہ دار جہاں دے رزق دا ہے اوہدیاں ہرنیاں جنگلیں چر دیاں او
 دُکھ جھلنے تُوں انسان بنیا نفس پروری نصلتاں خر^۴ دیاں او

۱۔ صورتیں مختلف ہیں حقیقت تمام انسانوں کی ایک ہے۔ ۲۔ دنیا، عالم، جہاں۔ ۳۔ سر کندا۔ ۴۔ بھگد۔

اسیں سچیاں کھول سُناونے ہاں جہیاں اَساں بیدلاں تھیں سردیاں او
 پروبال سُرُ جان پکھیرواں دے لاناں چھٹیاں اَج چگر دیاں او
 پرواز ساڈا پُرُ حوصلے دے جیویں شوخیاں مُرغ بے پر دیاں او
 بے پراں دیاں شوخیاں ترفناں ای قلماں چلتیاں جیویں قدر دیاں او
 وچ سینیاں بجلیاں ورہدیاں نے دتھے تابشاں شوق شرر دیاں او
 ساٹوں فائدہ رنج پریت دے دا سینے سوزشاں تے رُخ زردیاں او
 آہاں لمیاں واہاں نکمیاں نے اچوائیاں تے سر دردیاں او
 سوہنے یار دے اے وچ کارخانے نہیں کسے حساب وچ تَر دیاں او
 جھل سوہنیا زاریاں کردیاں تُوں ایہ بردیاں فضل دے دَر دیاں او

.....(۸).....

جے ہن یار میرا میں وَل کریں پھیرا ایس جند دا کجھ اعتبار ناہیں
 خاکی پتلا گلا دا جہڑہ اے اڈیا بھور تے پھیر درکار ناہیں
 ایہہ گلا دی تار تے وَجدا اے تُوں فیر مُد وَجنی تار ناہیں
 جدوں پھیر مُد وَجنی تار ناہیں ویلا ہنئے ہے گھڑی اُدھار ناہیں
 اس کھڑک دے ساز دی تند بگدی مُل پاوندی کسے بازار ناہیں
 مُل جہاں دا کسے بازار ناہیں رَوا تہاں تے کرن بلکار ناہیں
 دُنیا کُوچ مقام ہے راہیاں دا اتھے لمبڑے پیر پساں ناہیں
 چلا چلی دے تُل پئے کھڑک دے نیں ایویں کُوڑ دے کوٹ اُساں ناہیں
 میں تیں وانگ اُساں دے کئی گڈرے لیا کسے نے کڈھ بخار ناہیں

پریمؑ نشے دی جہاندے جھوکؑ دل تُوں ایہ ٹٹاں جوش خمار ناہیں
 جس دا ٹٹا خمار جوش ناہیں طلب اوس دی باجھ دیدار ناہیں
 طلب جس نوں باجھ دیدار ناہیں او میں ہاں میرا دلدار ناہیں
 دلدار نوں نہیں پرواہ ساڈی ساڈی دید دا اوہ طلب گار ناہیں
 اسیں باجھ دیدار بے آب ماہی تپنے تڑفنے باجھ روزگار ناہیں
 سانوں زخم وچھوڑیاں تیریاں دے دیندے گھڑی آرام قرار ناہیں
 تیز زخم فراق دے بیلیا اوئے ایسی تیز تلوار دی دھار ناہیں
 نہ توں لائیاں لا نہ جاتیاں او سانوں لگیاں تے تینوں سار ناہیں
 تیرا سچ دا قول اقرار ناہیں یاری لاوئی جان شکار ناہیں
 جس نار دا کونت ذمہ دار ناہیں ایہہ کونت ناہیں تے اوہ نار ناہیں
 جہڑا یار دا یار غمخوار ناہیں جگ کچھ دیکھو ایہہ کجھ یار ناہیں
 جے تُوں چار دن مالوہ چھڈ آویں تیری جاوئی گھس پٹوار ناہیں
 نوکر دس توں کس سرکار دا ایں پرے سیدوں ہور سردار ناہیں
 سانوں وچہ فراق دے مار ناہیں کیئے قول اقرار تھیں ہار ناہیں
 ساڈے درد دی سُنے پُکار ناہیں پرکارؑ ہے اُنت کٹار ناہیں
 جے تُوں سچ پچھیں قلم ہتھ ساڈے قلم جیہی بھی ہور تلوار ناہیں
 گھائل کراں گے قلم دیاں نال زخماں خالی جاوندا قلم دا وار ناہیں
 وگی قلم دے زخم نہ کدی مٹ دے بڑا قلم تھیں ہور ہتھیار ناہیں
 قلم دلاں نوں قلم کر سٹ دی اے قلم جیڈ کوئی بڑی پیکارؑ ناہیں

۱۔ عشق، محبت۔ ۲۔ نشے کی غفلت، ہستی، پیٹنگ۔ ۳۔ ستم، جنس، طریق، صورت ڈھنگ، مشابہت، اختلاف، خصوصیت، اُجالا، چمک، اظہار، مشہوری۔ ۴۔ جنگ، لڑائی۔

دفتر راز جہاں دے قلم لکھدی کبیرا شاہ اسدا خدمت گار ناہیں
 وچہ منک حکومتاں قلم کردی کھاندی وچہ جنگاں دے ہار ناہیں
 مشکیں لے بعد لے گلرنگ لے دلدوز لے زیبا لے قلم جیڈ سرمست نگار ناہیں
 خوشی عیش دا گرم بازار ناہیں جس بزم وچ قلم سردار ناہیں
 پرے قلم تھیں عیش بہار ناہیں جوش قلم جہیا لالہ زار ناہیں
 وہندا آب حیات سر قلم دے تھیں جہیاں وہن ندیاں کوہسار ناہیں
 جہنم القلم لے دا جدوں تے راز گھلا قلموں بڑی کو ہور پکار ناہیں
 قلم دُھروں تے نور انوار آہی نور نور ہے شرح مینار ناہیں
 اتھے شرح مینار تے حصر کہیا کس راز دی قلم پکارکے ناہیں
 جوش دلاندے قلم اگھاڑ دی اے ودھ قلم تھیں ہور سچیار ناہیں
 نخرے باز لڈکڑی لے ناز بھنی قلم جہی محبوب مٹیار ناہیں
 شیریں سخن نبات لب قلم جہی کوئی لاڈلی شہد رخصار ناہیں
 کوکب ریزہ مہتاب لے تے شمس طلعت لے قلم جیڈ کوئی زرکار لے ناہیں
 کھرے کھوٹ زر قلب لے دے پرکھنے نوں باجھوں قلم کوئی ہور معیار ناہیں
 فیض قلم دے تھیں چار کوٹ اندر بے پرواہ صغار کبار ناہیں
 وچہ کارخانے دُنیا دین والے باجھوں قلم صاحب افتخار ناہیں

۱۔ مشک کے رنگ کا، سیاہ، مشک کی سی خوشبو کا، خوشبودار۔ ۲۔ بالوں کی لٹ، چوٹی، جوڑا۔ ۳۔ سرخ، لال۔ ۴۔ دل پر اثر کرنے والا، پسندیدہ، دل میں گھس جانے والا۔ ۵۔ خوشنما، خوب صورت۔ ۶۔ جفّ القلّم دے معنی دے ہوا ہے کہ جو کچھ ہو نیوالا ہے اس کے متعلق قلم نے لکھ دیا ہے اور خشک ہو چکا ہے، کنایہ قلم کے سوکھ جانے سے ہے۔ حدیث میں ہے یعنی جو مقدر میں ہے وہ مل چکا ہے معیار، ہوشیار، دانستہ۔ ۷۔ پیاری ناز والی۔ ۸۔ ستاروں کو کھینچنے والا۔ ۹۔ چاند، یعنی چاندنی۔ ۱۰۔ چہرہ، دیدار۔ ۱۱۔ جس طرح یا سنہری کام ہوا ہو۔ ۱۲۔ کھونا سکہ، کھونا سونا

میدان بیان دا اُلٹ و گیا اَجے چشَم ساڈی بیدار ناہیں
 ٹریا مالوے وِل جا سندھ وڑیا ملنی کونج وچھڑی ڈار ناہیں
 غافل یار تھیں پلک ہوشیار ناہیں ڈھوئی اوسنوں وچہ دربار ناہیں
 ساڈیاں غفلتاں بیڑیاں روہڑیاں نے فضلوں رکھ لے ڈوب وچکار ناہیں
 میریاں کیتیاں وِل نہ جاہ سائیاں میرے وانگ کوئی گنہگار ناہیں
 کر فضل تُوں فضل ہے کار تیرا تیرے فضل باجھوں بیڑا پار ناہیں
 تیرا نام غفور رحیم سائیاں تیرے فضل دے باجھ چھٹکار ناہیں
 تیری ہو مڑ غیر دے وِل تکے اس تھیں ہور پھر ودھ خوار ناہیں
 سچے یار دا یار اغیار ناہیں جیویں عین دا غین اُتار ناہیں
 سچی پریت دا پالنا بہت مشکل مستحق اس دا مکار ناہیں
 دید باز چاہے جان باز ہووے کچے یار جیہا کھوٹا یار ناہیں
 کچے یار نوں یار نہ جانے ہاں سر اوس دے صدق دستار ناہیں
 کچے یار دی غیر ول نظر جاندی گھر یار دے کدی اغیار ناہیں
 دیکھو کچ نوں رنگتاں چڑھدیاں نے کدی سچ نوں رنگ دی کھار ناہیں
 وچ رنگتاں وہم دیاں گردشاں تھیں رنگ بھنیاں کدی پھٹکار ناہیں
 ساڈے جہل نے سب بگاڑ پائے کدی چھڈیا کجھ سوار ناہیں
 جاہل آپ نوں سٹ جوں مار دا ہے کدی کوئی دشمن سکدا مار ناہیں
 میاں سیدا مالوے وِس دیا او لائی توڑنی مرد دی کار ناہیں
 جھب آ مل ملن دی چاہ سانوں تیں بن زندگانی مزیدار ناہیں
 جے تُوں ان وچہ مالوے کھاوانیں مردی بھکھ تھیں ایہہ دیار ناہیں

ساڈا بیٹ تن پیٹ ہے نعمتاں دا تیرے مالوے کنک جوار ناہیں
تیرا مالوہ رنگ تلوین^۱ دا ہے خشک و سدا وچ انہار ناہیں
ساڈے بیٹ ٹوں جان نمکین میاں ایسا بلبلاں ٹوں گلزار ناہیں
وے ٹوں آوندا کیوں نہیں ملن سانوں پیاں الفتاں منوں وسار ناہیں
وفادار وسار دے یار ناہیں وفادار ہو بنیں غدار ناہیں
شاند نصلتاں تیریاں ہور ہویاں رہیا اسماں دے نال پیار ناہیں
یاتے گھروں تینوں اذن نہیں ملدا دیندی پھٹیاں اُجے سرکار ناہیں
تیرا سفر دا ساز تیار ناہیں ساڈے درد دا آنت شمار ناہیں
جے تیں درد دی اثر دی کھار ناہیں خط لکھدیاں بھی سانوں بھار ناہیں
اساں آپ لکھنا سانوں بھار کہیا ہونا مُنشاں دا منت دار ناہیں
اسیں لکھاں گے جدوں تک نہ آویں گھاٹا کاغذاں وچہ بازار ناہیں
ساڈے دیس وچہ کمی نہ کانیاں دی قلمماں گھرن تھیں ہتھہ بیزار ناہیں
رنگ رنگ دواتاں دے رنگ ساڈے کہہرا ساز جو آج تیار ناہیں
ہر رنگ وچہ رنگتاں رنگدے ہاں ساڈے رنگ توں کدی رنگار ناہیں
کدوں شعر دا قافیہ تنگ ساڈا کدے بگڑدا وزن مقدر ناہیں
تقطیع^۲ دے وچہ میزان ملدا مطلع حشو عروض گجدار ناہیں

۱۔ رنگ چڑھنے کی حالت، رنگنے کی حالت، رنگین، تلوین، طبع۔ ۲۔ تقطیع کے معنی اصلاح عروض میں یہ ہیں کہ کسی مصرع کے اجزاء کو الگ الگ کرنا۔ علم عروض کی اصطلاح میں شعر کے اجزاء کو بحر کے اوزان پر وزن کرنا۔ اس کی تقطیع یوں ہوگی۔ بشووا نے فاعلاتن، چوں حکایت فاعلاتن، می کند فاعلن۔ مطلع غزل کے پہلے شعر کو کہتے ہیں۔ اجزائے بیت کی شرح یوں ہے کہ شعر کے پہلے مصرع کے پہلے رکن کو صدر اور آخری رکن کو عرض کہتے ہیں اور دوسرے مصرع کے پہلے رکن ابتدا اور آخری کو ضرب یا بحر کہتے ہیں اور باقی درمیانی اجزاء کو شوشو کہتے ہیں۔

وچ اکت معنے واحد قافئے دے سوچ دیکھ لے پیا تکرار ناہیں
 ایہہ شعر شعور تھیں دور بھانویں ایہہ پُرسحر ہے حرف اشعار ناہیں
 نوک قلم دی چھان دی موتیاں تُوں ایسا ابر نیساں لے گوہر بارے ناہیں
 گوہر ریز دو نین جیوں عاشقاں دے رکھدے صبر دا کدی شعار ناہیں
 ایویں قلم پرووندی کدوں ساڈی لڑی موتیاں دی تار و تار ناہیں
 انہاں موتیاں دی قدر سوئی جانے جس دا خودی تے دارومدار ناہیں
 جہڑا آپ دیکھے نالے یار تکے اوہ خودی دے ہاتھ حصار ناہیں
 رزماں وگدیاں دیکھ کس کارنے تے کارے ہاریا غیر چتار ناہیں
 نقد دماں دے ونج دا اج ویلا پھیر لھنے درہم دینار ناہیں
 مُڑ چھٹیاں لکھنیاں پھیر کس نے گوہر ہوونے نت نثار ناہیں
 تیرے سیر دا وقت پیاریا او مُڑ ہونا پھیر سیار ناہیں
 ہو ذبح قربانی دیا مینڈھیا او ایتھوں دوڑ کے جا مردار ناہیں
 رل ڈار وچ کدے مقلدا لے اوئے جائیں خودی تے مفت سروار ناہیں
 چھڈ مالوہ چار دن سیر کر لے مڑ لھنی ایہہ بہار ناہیں
 جھولے خزاں دے جھلنے آنت اِکدن مڑ کھلنی ایہہ گلزار ناہیں
 اتھے پھیر کد آونا سبنا اوئے لد گئے مڑ ملن ونجار ناہیں
 ریس انب دی کرے تربوز کیونکر قائم رہیگا ایہہ اچار ناہیں
 بے درد نوں درد سوانے کبہہ گھٹنے اسماں دے درد انبار ناہیں

لے نام ساتویں مہینہ رومی کا اور اس مہینہ میں جو بارش ہوتی ہے اس کو جازا نیساں کہتے ہیں اور اس مہینہ کے قطروں سے سب میں موتی پیدا ہوتا ہے۔ موتی برسانو اسلے نذرانہ قربانی، پیروی کرنوالا، یعنی مقلدہ کے معنی ہیں تقلید پر قربان ہونا، بلا دلیل قربان ہونا۔

جہیا درد دُکھاں سانوں گھیریا اے ایسا چند نوں کدی پروار ناہیں
 یار سنے نہ سنے سناونے ہاں بٹنی ہجر دی ایہہ بیگار ناہیں
 خط لکھدیاں دے دفتر ہوئے کالے لینی ساڑ کے کسے نسوار ناہیں
 اسیں بھید سارے کھول دسنے ہاں جدوں سکدے درد سہار ناہیں
 یار نہیں اُگھاڑ دا راز دل دے اسماں وانگ اوہ زرا گوار ناہیں
 عمریں بیتیاں جانڈیاں وچہ درداں دلدار ساڈا ملن سار ناہیں
 تیریاں مٹیاں اسماں کرامتاں او پتھر ڈوب کے تُوڑیاں تار ناہیں
 ساڈیاں لائیاں اَساں ول لاونا ایں سانوں لاونے تھیں انکار ناہیں
 متھے چم چماراں دے ماردا ہن سانبھ دے چم چمار ناہیں
 باہوں کپڑ کے پھیر جواب دیویں ہويا گُوڑ دا ونج پيار ناہیں
 تیریاں کیتیاں اسیں وساونے ہاں تیرے دلے وچ اجے وچار ناہیں
 ساڈے درد دے آہ تھیں جگر کبھرا جھرا ہووندا اج فگار ناہیں
 ساڈے گل اقبال دا اجے غنچے ساڈے ویریاں دی اکھیں خار ناہیں
 ساڈے نال دیاں بال کھڈاندیاں نے ساڈی لکدی زلف خمدار ناہیں
 کیا وس ساڈے ساڈے لیکھ ایویں سانوں پھدے ہار سنگار ناہیں
 سنجیں ہار سنگار نوں اگ لگے اسماں جوگناں دا گھر بار ناہیں
 وے میں نیند وگتیاں باجھ تیرے گلے لگ اکھڑی ٹھار ناہیں
 جہاں دلاں نوں نشے دی تار ناہیں بے بال^۱ ہے اوہ پروار ناہیں
 مقدار کی تڑفنے پھڑکنے تے کدی ہووندی ڈڈ اوڈار ناہیں

۱۔ بے سامان، بے کس، بے یار و مددگار

سانوں درد دیاں لشکراں گرد کیتا اڈدا دیکھیا تُساں غبار ناہیں
 جویں کٹک فرنگ دے مار دھاوا کابل چھڈیا سنے قندھار ناہیں
 چڑھی فوج غنیم فراق دے دی جہدے جیڈ کو خون گزار ناہیں
 دل دے وس تھیں صبر قرار باغی پار ہو گیا رہیا ارار ناہیں
 ہن حکم روا وچہ دلیں دلدے ایہہ باجہ فراق مختار ناہیں
 تینوں ہو گیا یار آرام سارا اساں جہیا کو اج بیمار ناہیں
 جیہڑا ہجر دے درد دا دئے دارو ساڈے پنڈ وچہ کوئی عطار ناہیں
 آج اجل دے ہتھ مہار ساڈی جے تُوں موٹنی آج مہار ناہیں
 دُکھ درد ساڈے گذر گئے حدوں دوچار سو لکھ ہزار ناہیں
 اوہدے درد دا آنت شمار کیہا جہدے ہتھ وچہ یار عنخوار ناہیں
 درد منداں دے درد بے درد اگے باجھوں جھوٹ دے لاف شمار ناہیں
 چان بھری تکلفوں گل ساڈی گھوڑے عشق جو ہوئے سوار ناہیں
 شائد مشرقوں آج گل تُسیں چڑھدا بکدے ہووسو کجھ اسرار ناہیں
 دُمدار تارا چڑھیا مالوے تے آتہ باز دا ایہہ انار ناہیں
 لانبو بال فراق دے کھڑا ہويا ساڈا لیکھ دیکھو سازگار ناہیں
 تیرے دلیں اُتے گھٹاں چھا رہیاں باجھوں آہ والی دھندو کار ناہیں
 دل وچہ جانیا ہووی یار ساڈے اجے نین روندے زارو زار ناہیں
 ساڈیاں روز میثاق^۱ دیاں لگیاں دا لاون ہار باجھوں جانن ہار ناہیں
 کوٹ صبر دے عشق ویران کیتے نظر آوندا اج معمار ناہیں

۱۔ روز میثاق، عہد و پیمان کا دن مراد وہ دن جس دن کل ارواح نے خدا کی ربوبیت کا اقرار کیا تھا۔

جہڑا موڑ خورنقاں کرے قائم نیڑے وسدا اوہ سمنار لے ناہیں
 سانوں آسرا نہیں محبوب باجھوں ساڈا ہور تھیں کجھ سروکار ناہیں
 دم دم فضل دی آس نراسیاں نوں یار صرف جبار قہار ناہیں
 کج فہم کلام دے سلسلے نوں دیکھ کہن گے ایہہ ہموار ناہیں
 ہموار کلام دا سلسلہ ہے کیتا عشق نے گوڑ اظہار ناہیں
 اظہار جے عشق دا کوڑ ہوندا مل دا عشق نوں ایڈ ایشہار ناہیں
 بے درد خود راز نہ پاوندا ہے بے درد تھیں ہور بریار ناہیں
 بے مزہ طعام بے درد دا ہے اہدی دال وچہ مرچ وسار ناہیں
 ایدے سرد تنور دیاں کچیاں نے اوہدا پک اُتے اختیار ناہیں
 تاؤ دیکھ تنور تن اپنے دا ایہہ پھیر مڑ لبھناں وار ناہیں
 چاڑھ پتھمقاں اگ سُلگا اندر تیرے رہن گے کبر ہنکار ناہیں
 جدوں وگے تن چرخ لطافتاں لے دا موج گھٹے گی ایس منجھدار ناہیں
 تینوں وہم افلاس دے چور کیتا بے خبر ہیں توں نادر ناہیں
 کھول دیکھ مدفون خزانیاں نوں رَہنی انت مایہ مستعار ناہیں
 دھریاں دیکھ امانتاں وچ تیرے خائن ہونا ہیں تینوں ہار ناہیں
 بے ترس دل اونہاں سٹکھ وسدیاں دا دکھ جنہاں نوں پیا دم چار ناہیں
 دُکھ جنہاں نوں پیا دم چار ناہیں ساڈی سمجھدے اوہ گفتار ناہیں
 ساڈے دیس وئیں ساڈی گل سمجھیں ہندی سمجھدے اہل تاتار ناہیں

۱۔ نام ایک معمار کا ہے جس نے نعمان بن منذر کے حکم سے بہرام گور کیلئے قصر خورنق تعمیر کیا تھا لیکن نعمان نے محل تیار ہونے کے بعد سمنار کو
 اسی محل کی چھت پر سے نیچے گرا کر مار ڈالا تھا تا کہ سمنار دوسرے شخص کے واسطے ایسا محل نہ بنا سکے۔ ۲۔ لطیفہ کی جمع باریکیاں مراد لطائف ستہ

لوہار دا کم لوہار جانے ہندی زرگری باجھ سنیار ناہیں
 آپیں درد فراق دیاں دیکھ یارا کدوں وگدیاں بخھ قطار ناہیں
 دلوں درد وچھوڑے دیاں لٹیاں دے جوش اٹھدے کیویں اکسار ناہیں
 وے میں کیویں جراں لاٹاں وچہ سینے اس تھیں ودھ ہن سچ نتار ناہیں
 یار پڑھے نہ پڑھے خط نال درداں میری قلم نُوں آج کھلیار ناہیں
(۹).....

قلم تیز زبان وچھڈیاں دی جولاں مار دی تند سواریاں تے
 سانجھی گئی نہ قلم دُکھ بھنیاں دی سھناں منشاں ہور پٹواریاں تے
 ایس صدر دی شست تھیں دور چاندہ افسٹ کٹنے حکم خوریاں تے
 استھے کنے نہ رشوتاں دینیاں نے تے نہ پہنچنا ہتھ کوریاں تے
 ایہہ قلم سپرد میں درگیاں نوں چند جہاں دی تیغ دیاں دھاریاں تے
 جہڑے ٹرے فناہ دیاں منزلاں نُوں دفتر لد مصیبتاں بھاریاں تے
 جہاں سکھ تے دُکھ نُوں اک جاتا اوہ ہس رہے اپنی زاریاں تے
 رنگ رنگ دے رنگ ہنڈاوندی اے یک رنگی دیاں بیٹھ عماریاں تے
 اساں چٹھیاں لکھیاں واپنے نوں گجھی رہے نہ کھیل کھلاڑیاں تے
 ایس کھیل دا جہاں نہ بھیت پایا اوہ رون گے بازیاں ہاریاں تے
 جے میں کوہجڑی سوکنے ہسدیے فی نک چاہر ناہیں دلوں واریاں تے

۱۔ پینائش کا خاص مقام، وہ نشانی مدّہ (گول) جس سے گاؤں کی حدود مقرر ہوں۔ ۲۔ عمود گرانا، جس سے کھیتوں کی حدود مقرر کی جاتی ہیں، جب زمین کی پینائش پرانے زمانے میں کی جاتی تھی تو گاؤں میں اونچے درخت پر جھنڈا گاڑا جاتا تھا۔ جسے صدر کہتے تھے۔ وہاں سے جس طرف گاؤں کی زمین ہوتی اس طرف لائن مقرر کی جاتی تھی ہر لائن پر 10، 10، 10 جریب کے فاصلہ پر برجیاں لگائی جاتی تھیں۔ ان کو چاندہ کہتے تھے ان چاندوں سے کھیت کے کونوں پر عمود گرائے جاتے تھے ان عمودوں کو افسٹ کہتے تھے اس طرح زمین کی کلہ بندی کی جاتی تھی۔

انت نظر ہے کونت لڈکڑے دی تیج بھر دیاں تے پیتاریاں تے
چکڑ بھریاں نوں یار گل لاوندا ہے اعتبار نہ کجھ سنگاریاں تے
قربان دل جان صدقے ہے یار رحم کردا اوگنہاریاں تے
فریاد او بیلیا لئیں ساراں کریں رحم فراق دیاں ماریاں تے
گھر اُجڑے سن جے کریں پھیرا کاری پوے علاج بیماریاں تے
میں کہاں کی یار تے واریاں میں بلکہ یار دیاں کل پیاریاں تے
جہاں دخل دربار منظوریاں دا نظر تنہاں دی نہیں سرداریاں تے
جہاں تیغ فراق دے زخم جھلے اوہ صید قربان شکاریاں تے
سوزش عشق دی نوں نہیں ٹھنڈ ملنی شور آب دو چشم دیاں ماریاں تے
بیڑے مصر تھیں مڑے لڑاکیاں دے اچے اسماں دے نین کٹاریاں تے
ساڈے درد دیاں وجدیاں رہن تاراں جاں لگ یار نوں حوصلہ یاریاں تے
سکھ وسدیا بچناں دکھ سُن کے پھیرا گھت چامنوں وساریاں تے
نہیں تے بس ہی بس پکار اُٹھیں بدھے ساز جاں آساں تیاریاں تے
وجے جٹاں دا سارنگا دیس تیرے ساڈے درد دیاں جوش خماریاں تے
ہتھ لئیں طنبور خط پڑھیں ساڈا سُر رنگیاں چاڑ اڈاریاں تے
.....(۱۰).....

اسیں چپ چپ یاریاں لائیاں سن پیا گاونا نال طنبوریاں دے
واہ واہ اوسیدا میریا او پیا ٹپنا دیہیں عاشوریاں دے
ساڈے یار اوبا جہاں درد ناہاں ایویں لیکھ سی اسماں ادھوریاں دے
دھن بھاگ انہاں جہڑے لڑیں لگے یاراں قول قراریاں پوریاں دے

انت چاہی دے سی یارا ایہو چہئے اساں جنیاں بے شعوریاں دے
 وچ اُن دیاں رسیاں سوہندے نے پھٹمن اُٹھاں دے گلا نوچہ بھوریاں دے
 یار جہاندے کوڑیاں نصلتاں دے مزے تنہانوں دھپیاں ہوریاں دے
 سناں جھل مقابلے پھیر کرنے ایہہ حوصلے پوریاں سوریوں دے
 جہاں کتیاں پالیاں وچہ بکل منہ چُمنے پئے کٹوریاں دے
 جہاں مندیاں^۱ وادیاں وچہ واسا باز آونا نہیں بن گھوریاں دے
 جہاں روگ پُرانے دی رڑک سینے دُکھ جاوے نہیں کھنگوریاں دے
 ساڈے دُکھ نہ گئے لکھ جوش مارے ایہو جوش سی بے دستوریاں دے
 دھری وصل دی آس دُکھ بہت پائے مکدے پیر نہ کن کھجوریاں دے
 چت^۲ چاٹ^۳ کما دیاں پوریاں دی پئے چونسے رس دھتوریاں دے
 وقت گئے تے پھیر پچھتاونا کی نہیں بدلنے لیکھ مُڑ جھوریاں دے
 نج طب دا علم میں یاد کیتا رنگ دیکھنے پئے قاروریاں^۴ دے

.....(۱).....

کر یاد توں خطاں وچہ جیویں لکھیا گوڑے چاؤ نے شورشاں چاہیاں نے
 تیریاں لایاں آساں ول آیاں نے سانوں دتیاں ہجر ایذاں نے
 ندیاں نیناں دیاں آج اُچھل آیاں اسیں سفر تیریاں لایاں نے
 لانبو پکڑ جدائیاں آیاں نے جڑاں صبر دیاں ساڑ سدھائیاں نے
 تیرے خطاں نوں سچ کر جانیا سی چھٹیاں موڑ جواب دیاں پائیاں نے
 جے توں اساں دے ملن نوں بھجور دا ایں ایدھر بلدیاں دُون سوائیاں نے

۱۔ بُریاں۔ ۲۔ دھیان، خیال، دل۔ ۳۔ چائے کا مزہ، ذائقہ۔ ۴۔ پیشاب، بول

توں نہ رو میں واریاں جگ جیویں لیاں تیریاں اساں بلائیاں نے
سانوں آمل ملن دے شوقیا اوئے تیں تھیں ودھ سانوں اچوائیاں نے
تینوں چاء ساڈا سانوں چاء تیرا دوہاں دلاں نوں سوز جدائیاں نے
منتظراں دے دیس تے گھت پھیرا اسیں گردناں آپ نوائیاں نے
اسیں کھڑے اڈیک دے راہ تیرا ساڈے دیوند نے نین دوہائیاں نے
حال حال او سجا حال دیکھیں حال اساں دے مثل سوہائیاں نے
اسیں اکھیں دیاں دھیریاں کھولیاں نے گھول وچہ دوات الٹائیاں نے
اسیں چٹھیاں لکھیاں واچنے نوں توں تاں واچکے پاڑ گوائیاں نے
یارا تیریاں بے پرواہیاں نے ساڈیاں رڑک دیاں ہور رڑکائیاں نے
استغنائیاں^۱ تیریاں سیدا اوئے ساڈیاں بھڑکدیاں ہور بھڑکائیاں نے
نقش زعفرانی اسم یار دے نے لاٹاں بال دل وچہ چکائیاں نے
جیں ول نظر وگدی جلوہ یار دا ہے اچے یارنوں بے پرواہیاں نے
نور لامہ^۲ وچ دماغ رچیا دیندا صدق نوں صاف صفائیاں نے
اس جامع نور دی لہر اندر ندیاں نور دیاں ٹور دگائیاں نے
جے میں ہتھ تیرے توں کد دور میتھیں میں کہندیاں بھی پچھتائیاں نے
آپے آپ تیں یاریاں لائیاں نے آپے دیکھیاں آپ دکھائیاں نے

.....(۱۲).....

اسیں درد فراق دے موتیاں تھیں لڑیاں مڑگاں دی نوک پرونیاں نے
جاں لگ سوز فراق دے پٹنے نے رورو خون اکھیاں دھونیاں نے

۱۔ بے پروائی، بے نیازی۔ ۲۔ واضح چمکتا ہوا نور

میاں سیدا ملیں نہ جدوں تائیں ساڈیاں شورشاں تم^۱ نہ ہونیاں نے
 و ہندے درد دے گرد دی بھرتیاں تھیں نہراں وگدیاں انک کھلوناں نے
 ڈانخانے دی وچہ صندوقی دے اسیں لکھ لکھ چٹھیاں پونیاں نے
 تیرے مالوے تے اسیں دنے راتیں فوجاں دلیدے درد دیاں ڈھونیاں نے
 بے درداں تھیں درد دی داد لینا آساں آدیاں کھاگٹاں چونیاں نے
 آدم زاد دے وچہ خمیر وحشت تاؤ چاہڑ طبعیتاں گونیاں نے
 حضرت عشق والی اندر کشتکاری اسیں دودھلاں ہلاں وچہ جونیاں نے
 یکرنگی^۲ دے بحر فناہ اندر فرق داریاں روہڑ وگونیاں نے
 ایہ فرق دیاں دوڑکدائیاں^۳ بھی آخر جمع وچہ آن سمونیاں نے
 اجے منتاں نال بولاوندے ہاں نوکاں طعن دیاں پھیر چونیاں نے
 جے توں نہ آیا اسیں پھیر ایویں گلے پیہن دیاں چکیاں جھونیاں نے
 دیکھ خط غلام رسول دے نوں وچہ مالوے اکھیاں رونیاں نے
(۱۳).....

ہونیاں مدتاں عشق دی لاٹ سوزاں ساڈے وچہ دلدے موجاں ماندی سی
 سینے وچہ اڈاریاں ماردی سی خرمن سوز ایہ برق دے ہان دی سی
 صدمہ گاہ^۴ بلادی جان ساڈی ہمدوش^۵ کبریت^۶ دے کھان دی سی
 دھندوکار کے اندھیرڑی سوز والی گرد درد دی سوز وچہ چھان دی سی
 ہمزاد^۷ الماس^۸ دی جان ساڈی آہن دوز برمی ترکھان دی سی

۱۔ ختم ظاہر و باطن، یکساں ہونا محبت، اخلاص، دوستی، ایک طرح کا ہونا۔ ۲۔ دوڑ چوہ۔ ۳۔ رنج کی جگہ، غم سنبھلنے کی جگہ۔ ۴۔ برابر کا، ہمسرا۔
 ۵۔ گندھک، ہمدرد ہونا، زرخلاص۔ ۶۔ تاریکی، اندھیرا۔ ۷۔ ہم ن، جو ساتھ پیدا ہوا۔ ۸۔ ہیرا۔

سنگین دل ٹنب پروونے نوں سر ایس دے تے تیزی سان دی سی
 لگی رڑکنے جان تے جگر اندر مکھی زہر بھری خونی بان دی سی
 زخم رڑکیا تے دل دھڑکیا سی ہوش گم ہوگئی اوسان لے دی سی
 جان سوز جو نتری سوز والی درووں صبر قرار نوں ران دی سی
 چڑھیا تاؤ سوار یوں شتر گھتھا تے نہ شتر نوں سرت پالاندی سی
 وجیاں دستکاں نال انگشتگاں دے جھلی لہر جیوں بھوت مسان لے دی سی
 چشمہ سار ارادوں موج وگی ہوئی ترتر فصل کرسان لے دی سی
 چھٹی آہ دلخواہ کلچرے تھیں جہڑی وچہ سینے تمبو تان دی سی
 تاں میں کڈھ بخار دُکھ تول گھلے جان ٹٹ دی نین پراندی سی
 ساڈی جان قربان ہو رہی یارا اُنت دیکھ لے حق پچھان دی سی
 پیڑاں تتیاں قلم نوں لکیاں سی جن چھڈیا جہیا جن جاندی سی
 آخری عرض

.....(۱۴).....

عالم پوروں ول مالوے وگی چٹھی ہن رہیا نہ وقت تاخیر دا اے
 ساڈے لکھے تے کس نے رونا ایں وگ چلیا تیر تقدیر دا اے
 دل دے جوش دے خون دا رنگ کھلا خاکہ بجر دی پاک تصویر دا اے
 اس سبز تر برگ دا رنگ خونی کھول دیکھیا راز تفسیر دا اے
 تفسیر اس راز دی دلاں اندر دھردی خواب تے حکم تعبیر دا اے
 تعبیر اس خواب دی خواب دائم پابند جنون زنجیر دا اے

لے حواس، حوصلہ، بے وہ جگہ جہاں ہندوؤں کے مردے جلائے جاتے ہیں۔ اس کے معنی کسان کے ہیں۔

کیتا ختم کلام دے سلسلے نوں اگے خوف ہن عمل کثیر دا اے
 قائم رہے نماز جے عشق والی جان فضل کریم قدیر دا اے
 جانی یار دی وچہ دوکان بہکے پیا ایہہ اتفاق تحریر دا اے
 دردیں بھرے دل رنج مہجور! دے نے رو رو ڈولیا رنگ تاثیر دا اے
 اکھیں دکھدیاں نال میں خط لکھیا دوپہر دا وقت دن پیر دا اے
 اج اٹھویں ماہ محرموں ہے صدی تیرہویں سال اخیر دا اے

چٹھی بنام ہیرے شاہ صاحب

یہ وہ چٹھیاں ہیں جو مولوی صاحبؒ نے پنجابی نظم میں ہیرے شاہ کی طرف تحریر کی تھیں۔ ہیرے شاہ قوم کا گوجر تھا اور عالم پور کے قریب ہی کے ایک گاؤں بوچھاں کا رہنے والا تھا۔ عمر بھر شادی نہیں کی۔ درویشانہ طریقہ سے اپنی تمام زندگی بسر کر دی۔ اس کے دوسرے بھائی وزیرا کی اولاد جڑا نوالہ ضلع لائل پور کے قریب کسی چک میں آباد ہے۔ عموماً رات کو چھپ کر مولوی صاحبؒ سے ملنے آیا کرتا تھا۔ بعد میں کسی غلط فہمی کی وجہ سے مولوی صاحبؒ سے ناراض ہو کر جالندھر چلا گیا۔ اس وقت مولوی صاحبؒ نے یہ خطوط اس کو تحریر کئے تھے۔

بعد حمد صلوة سلام میرا رُس پٹھیاں سچاں پیاریاں نوں
 یاراں کبر ہنکار دیاں ماریاں نوں رنگ رتھی لہریاں تاریاں نوں
 یاری لاجواب دیہہ بہندیاں نوں سچے رہندیاں جھوٹ نگاریاں نوں
 لبیاں لال یاقوت ربانیاں نوں ہیرے نین گمانیاں بھاریاں نوں
 لیکھاں ماریا میریا ہیریا او ہن چیریا دفتراں ساریاں نوں
 جاتا عہد پیمان میں دوستی دا تیرے فن فریب دیاں لاریاں نوں
 تیرا کدوں کچھ اسیں گناہ کیتا کیوں توں توڑ گیوں اوگہاریاں نوں
 کدھر گئے اوہ ویلڈے بیلیا او جدوں نہیں سی صبر گھلہاریاں نوں
 بجلی چمکدی تے راتاں کالیاں نوں ندیاں چیر ملدوں ملن ہاریاں نوں
 راتاں کالیاں کنیاں نال ساڈے چھوڑ نیند دے جھوک ہلاریاں نوں
 کامن! گھت بیٹھی کون کج کواری میرے سچاں کج کواریاں نوں
 میرے سچاں نوں جہاں پاڑلیا میرا صبر پوسی اوہدے کاریاں نوں

۱۔ جادو، سحر۔

جے میں سچ دساں بُلے اگ جھیلیں کون من دا سچ نتاریاں نوں
 سن آپ توہیں فریاد میری مڑ یاد کر منوں وساریاں نوں
 جے توں اساں تھیں ٹھیک منہ موڑ بیٹھا تھاؤں دس کھاں اساں بیچاریاں نوں
 ساتھوں اوہ چنگے جییں ول چاہ تیری شالا صبر پوے کامن ہاریاں نوں
 جادو ہتھیندا جادو چل گیا ڈھایا شوق دے کوٹ اُساریاں نوں
 موسم گیا بہار دا خزاں آئی گئی گلاں دے توڑ نظاریاں نوں
 ملیا دیس نکاڑا بلبلاں نوں بھوراں عاشقان عشقداں ماریاں نوں
 باجوں ونج وفا دم زندگی دے دیون تاؤ دل کوڑ ونجاریاں نوں
 آخر کم نہ آوسی جانیا او پچھوں تاواناں پیا خساریاں نوں
 سنبھل وقت وہانڈرے جاندڑے نوں رہنا لے نہ پیر پساریاں نوں
 جدوں کوچ نقارے دی چوٹ وجی دھکے ملن اقرار تھیں ہاریاں نوں
 مٹھی پریت دے عہد دی وفاداری شیریں کرے سمندراں کھاریاں نوں
 قربان محبوب تھیں جان ساڈی منظور جے کرے سر واریاں نوں
 چھڈ بے پرواہیاں بھناں او آپچھ لے حال بلہاریاں نوں
 اسیں لاونے وقت نہ جانیا سی تیری رمز دیاں ناز اشاریاں نوں
 تیرے نور ظہور دیاں مستیاں نے کیتا عقل دے مات چکاریاں نوں
 جملہ میر وزیر نہال ہوئے تیرے فقر دیاں دیکھ چکاریاں نوں
 تیری خاص حضور دی حاضری نے عرش چاڑیا دھرت اُتاریاں نوں
 سیاہ گھٹاں تھیں جدوں توں وانگ بجلی چکاں دتیاں دُور سدھاریاں نوں
 سر جھلیا اساں قربان ہو کے تیری شوقدے چک لٹکاریاں نوں

ہونی ہو گیا پچھو تاوانا کی نیزے درد دے جگر سہاریاں نون
 جدوں عشق دے بحر غرقاب^۱ ہوئے ہتھ پہنچنا نہیں کناریاں نون
 پھس برہوں دے جال تڑفدیاں نے اکھیں چاوانا خار کھلاریاں نون
 اوگت جاوانا جنہاں اس دام عشقوں مڑ جھورنا پھیر چھنکاریاں نون
 وفادار ہیں تے دیکھ وفاداری خونی نیناں دے دیکھ فواریاں نون
 وچہ عشق مجازی دے خوان^۲ یغما لٹ کھاناں درد نگھاریاں نون
 تینوں خبر نہ برہوں دے کٹک خونی دھاپے دھر چوٹ نگاریاں نون
 ساڈے تان تو ان مغلوب کیتے شیراں گھیریاں جیویں چکاریاں^۳ نون
 لائیاں توڑ نبھانیاں چاہئے او لگدی لاج مڑحال چتاریاں نون
 جے توں نہیں وہاجنی وفاداری کتھے خرچتاں دماں ادھاریاں نون
 ویلا یاد کر انت چھڈ جاوانا این استھے سب سپار سپاریاں نون
 دکھے ملن درگاہ تھیں کھوٹیاں نون اتے ہاریاں رنوں نگاریاں نون
 کیتے عہد و لوں پھرنے ہاریاں نون نالے پاپیاں نون ہتھیاریاں نون
 بول تول وچہ جنہاں گھلیار نائیں کھوٹے ونج دے سب ونجاریاں نون
 دغا دیونے ہار جڑ ماریاں نون عہدوں پھر دیاں وہم ہنکاریاں نون
 پیتے باجہ مستانیاں بھاریاں نون دنیا دین تھیں دور درکاریاں نون
 کیتے قول اقرار تھیں ہاریاں نون بھکے بالکیاں دھروں پھنکاریاں نون
 پاپی رٹن توں آمل سجاں او داغ پوے کد میل نکھاریاں نون
 دودھ اک دے نال جگ چچھ دیکھو نہیں نسبتاں شہد چھواریاں نون

۱ ڈوباہو پانی کے اندر۔ ۲ عام لنگر۔ ۳ ایک قسم کا چھوٹا ہرن

تیرے نین^۱ روشن میرے ہیریا او میری لکھت دے وانج سیاریاں نوں
 اکھیں باجھ کی وانچنا انیاں نے کناں باجھ کہیہ سنن پکاریاں نوں
 جہڑے خطاں دے تیر چلا بیٹھے پکڑے جان گے سخت کفاریاں نوں
 غیر منتظم دیکھ الفاظ میرے بھلن نہیں مضمون کرایاں نوں
 جہاں تیر فراق دے زخم جھلے اکھیں دھرن گے جگہ دیاں پاریاں نوں
 قربان ہو رہنگے انت اک دن تیرے وصل دے دیکھ الاریاں نوں
 دنیا دیکھ نہ بھل صد رنگ و سدی مڑ مڑ جھل دی پیر پکاریاں نوں
 معمار تقدیر چا مورییاں تھیں اٹا لانودا سریں چباریاں نوں
 ساون کڑک بیاس اولاریا اے روڑھ کھڑے گا سوم دیاں کیاریاں نوں
 لیکھا سخی تے سوم دا سال پچھے کئی ہتھ ملسن رڈیاں دھاریاں نوں
 غافل حال انسان بے خبر پھردا ڈھوئی نہیں حضور سنگاریاں نوں
 اوگت عشق باجھوں دم زندگی دے خبر کرو ناموس سواریاں نوں
 ڈنواں ڈول ہوکے پھردے وچہ گلیاں دونوں جگ تھیں دیکھ نیاریاں نوں
 جہاں قول قرار نوں پالیا اے شاباش کہن گے اونہاں سچاریاں نوں
 ملے و اس اُجاڑ جگ و سداں نے لانبو لا محل مناریاں نوں
 سانوں سوہنے دی چیلوں^۲ چرنگ^۳ و جی واہ واہ جال گیا برف دے ٹھاریاں نوں
 مینوں سد منگا دربار شہا میں ول فضل دے گھل ہرکاریاں نوں
 شیریں بدلوں بھرپور کر شاخ دل دی سرسبز کر انہاں کنڈاریاں نوں

۱۔ بقول چوہدری عبدعزیز دہلا حضرت مولوی غلام رسول عالمپوری علیہ الرحمہ ہیرے شاہ آشوب چشم کامریض تھا اس شعر میں مولوی صاحب نے اسکو لطیف سا
 مذاق کیا ہے۔ ۲ عشق، گن، طلب، عشق۔ ۳ ضرب، ضرب کی آواز۔

سانجھ رکھ نگاہ وچہ چھوڑ ناہیں سچے درد دے لاس اُبھاریاں نوں
 وقت گیا تے پھیر پچھتاونا ایں آتے لہناں درد دے چاریاں نوں
 چارہ درد دا پھیر کد ہتھ آوے سینے جھلنا پوے شراریاں نوں
 میرے ہیریا سمجھ اشاریاں نوں اجے سمجھ کے ورت ورتاریاں نوں
ردیف.....(۲).....

اسیں بھل پریت کیوں پا بیٹھے دیکھ مکر دے فقر دیاں بانیاں نوں
 جھڑی ہونی سی سوئی ہو گیا کون موڑ دا رب دیاں بھانیاں نوں
 تیز دھار تلوار فراق دے دی وگی غیب تھیں درد ستانیاں نوں
 گھائل دید دے نین حیران ہوئے اج رووندے وقت وہانیاں نوں
 ایس عشقدی کارگزاریاں دی کاہنوں خبر سی اسماں ایانیاں نوں
 دنیا کوڑ دا واس پردیس ہویا دمدم جہاں دا قصد چلانیان نوں
 ٹٹ جمع تھیں وچ تفریق رُجے آخر رون گے چھوڑ ٹکانیاں نوں
 دنیا رنگ برنگ دیاں لذتاں اے کھانا عشق دا عشق رنجانیاں نوں
 جھماناں^۱ دا نیندرا پاندیاں^۲ نوں جمعرات دا ختم ملانیاں نوں
 بول روگیاں دا وچہ بوتلاں دے تُوںساں دیوندا وید سیانیاں نوں
 اجے وقت ہے غافلا سمجھ جائیں کاہنوں بیجناں بھنڈیاں دانیاں نوں
 پلا پکڑ محبوب دا گم جائیں تھاوں نہیں درگاہ تھیں رانیاں نوں
 عشق آپ مڑدا جیوں ول وصل ناہاں ملے سار دربار سدھانیاں نوں
 لاون ہار چاہتے وفادار پورا کوئی چچھدا نہیں گھرانیاں نوں

۱۔ آقا، مالک۔ ۲۔ جوتھی، نجومی، ہندوؤں میں برہمن اپنے جھانوں یعنی مالگوں سے نذرانہ لیکر اُن کیلئے پوجا کرتے ہیں۔

پرواہ کیہہ انہاں نوں والیا اوئے تیرا مان ہے جہاں نمائیاں نوں
توں ہی توں پچکھاں وچہ دسدا ہیں بیٹھ اپنا آپ پچھتائیاں نوں
آزادیاں صدق دیاں پوریاں نوں ست^۱ حرف نزول و نجانیاں نوں
سورج چڑھے تے یاد تھیں بھل جاندی کالی رین دی چمک ٹھانیاں نوں
تیرا نور ظہور منظور ناہیں گھٹکا غفلتاں دا اکھیں چھانیاں نوں
قاصد یار دے تے جند وار آکھاں دلوں توڑیا کفر دیاں تھانیاں نوں
جس جسم نوں ہیریا پالنا ایں گزرانیاں^۲ کرم^۳ دے کھانیاں نوں
رنگ بھرے جوانی دیاں بعد رنگاں رنگ بھورسیں گا رنگاں مانیاں نوں
رنگ مان لے میریا ہیریا او دھر تازیاں زین اولانیاں نوں
چھڈ فن فریب ہن روک ناہیں سروں برہوں دے لشکراں دھانیاں نوں
کنے نہیں وہاجناں دام دیکے انہاں کھلواں پیاں پرانیاں نوں
سن گوج دی گوک چھڈ جانا ایں دھولر^۴ دھانیاں دے تنبو تانیاں نوں
.....ردیف.....(۳).....

اہل دلاں دے دلاں نوں جان میاں عرش پاک کریم رحمان دا اے
بے درد دل دور اس مرتبے توں جیویں فرق زمین آسمان دا اے
جامع عرش تے فرش ہر رنگ اُس دا ایہہ مرتبہ خاص انسان دا اے
جے تے عرش ناہیں دل عاشقاں دا پھیر حوصلہ ہوو کس شان دا اے
سینے تہاندے آب حیات رسدا دل جہاں دا نور عرفان دا اے

۱۔ اس شعر میں سات مراتب کی طرف اشارہ ہے۔ احدیت، وحدت، واحدیت، ارواح، عالم مثال، اجسام، جامع کل۔ ۲۔ بسر
اوقات، گزارا۔ ۳۔ کیڑا۔ ۴۔ محل۔

تردی ٹھاٹھ جمال جلال دی تے ہر آن مشاہدہ فان^۱ دا اے
 رواں^۲ اک نشان دی باندڑی^۳ اے ایہہ وہم گمان نادان دا اے
 کُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ^۴ باقی اک مالک نگہبان تمام جہان دا اے
 جے ہے ونج تیرا وچہ دوستی دے ایہہ ہے نفع نہ کم زیان دا اے
 دلاں درد بھریاں عشق والیاں نوں رڈ سٹناں کم زیان دا اے
 بیٹھیں بنھ دعویٰ جے تیں بیٹھ رہنا آتے حوصلہ نین پران دا اے
ردیف.....(۴).....

گہ گٹ وچہ نیند دے ستیاں نوں چوبک عشقی ٹب جگا گیا
 ساڈی نیند دا نشہ گوا گیا ہتھیں پکڑ چواتیاں لا گیا
 چشم رنگی یار رنگیوے دی چکاک دے دل جان بھرما گیا
 کنڈل دار دو زلف دے ولاں اندر دل قید کر پیچ پہا گیا
 حیرت ناک ندی بھارے سلسلے دی چڑھی ٹھاٹھ تے ٹھاٹھ چڑھا گیا
 متنازے نین دی دھار کالی کاری تیج میدان چلا گیا
 سوہنے یار دے جلوپوں لاٹ چمکی لانبو بال کلچرا تا گیا
 جھلی بادِ صرصر^۵ گوہر حیرتاں دے وچہ گرد غبار اڈا گیا
 حیرانی دے وچہ سمندراں دے بیڑا روہڑ گھم گھیر روڑھا گیا
 اک نظر محبوب لڈکڑے دی لُوں لُوں وچہ تاثیر رچا گیا

۱۔ کُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۚ وَيَبْقَىٰ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝ (آیت نمبر ۲۶، ۲۷۔ سورۃ رحمن) سب جو زمین
 پر ہیں فنا ہو نیوالے ہیں اور تیرے رب کی ذات باقی رہتی ہے جو جلال اور عزت والا ہے۔ ۲۔ نفس، نااطقہ، روح۔ ۳۔ ایماندی کی
 تصفیر، لوٹدی۔ ۴۔ کُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَ اللَّهِ ۚ قرآن میں ہے یعنی بغیر ذات باری ہر چیز ختم ہو جائے گی۔ ۵۔ سخت
 آندھی، تیز ہوا۔

سدھ بدھ دا نام بھلا گیتا ہر رنگ وچہ دھوم مچا گیتا
 دُنیا پاپ اپراہد دے سب واجے وارووار وچا سدھا گیتا
 گجھ اَجے سدھاندڑے جاوندے نے جانوں خاک در خاک سما گیتا
 ...ردیف.....(۵).....

تیرا واس وے توں جگ جیویں کدی موڑ مہار دُکھ دیکھ میرا
 نگرے سُنج و سدی جے توں وچہ ناہیں میں دل فضل دی نظر دا گھت پھیرا
 اونہاں دلاں دی شان بیان ناہیں دمدم جہاں نوں شوق دھیان تیرا
 پنہ عشق چلنیدیاں عمر گیتا اَجے سوہنے دا سنی دا دور ڈیرا
 ...ردیف.....(۶).....

ساڈا وِس ہوندا جدوں لکیاں سی ہتھ پاوندے سمجھ امانتاں نوں
 ساڈے وِس تھیں گل بے وِس ہوئی پکڑے جاوناں پیا خیانتاں نوں
 ہن توڑ ناہیں ہتھ جوڑ ناہیں ساڈیاں رَکھ سنبھال دیانتاں نوں
 جے توں دھک سٹیں سانوں ہوگ مشکل جنے کھنے دیاں سہن امانتاں نوں
 ...ردیف.....(۷).....

تینوں نہیں پرواہ میں ورگیاں دی تیرے جہیا مینوں کوئی ہور ناہیں
 تینوں ہور لکھاں مینوں اک توہیں اپہر ہتھ میرے دل دی ڈور ناہیں
 ہتھ تساں دے دے دی ڈور ساڈی دھک ہور دربار ول ٹور ناہیں
 کڈھیں دھک فریاد نوں تھان ناہیں سننا کسے نے درد دا شور ناہیں
 جے توں کریں منظور یوں دور آپے بے زوریاں دا کوئی زور ناہیں
 گوروں دُور جاوَن جہاں درد ناہیں بے درد نوں جھل دی گور ناہیں

.....(۸).....ردیف.....

سکھ وچ کے درد وہاج میاں جے ہے عشق دا طلب مقام تئیوں
جھات گھت ناپیں وہڑے عاشقاندے جے ہے طلب دل ننگ تے نام تئیوں
بیرنگی دے رنگ وچہ رنگ ہو جا بکیرنگ ہوسی صبح شام تئیوں
دیکھ عشق دیاں کار گزاریاں نوں بھل جان کے کار تمام تئیوں

.....(۹).....ردیف.....

ایہہ ہے عشق برات مستنیاں نوں جنہاں ننگ ناموس ڈبونا ایں
الماس کر کے نوک قلم دی نوں یا قوت سرشک پرونا ایں
سکھ چیوڑیاں نے دُکھ جھلنا کہہ کئے الک نوں ہل نہ جوونا ایں
پتھے لگ دے چکیاں بھاریاں نوں انت زناں دیاں پوریاں جھوونا ایں
جنہاں چھوڑ محبوب ول غیر جاتا ول دوزخاں تنہاں نوں ڈھوونا ایں
پورا تول منگ دیاں سوکناں نے چھابے عدل دے نہیں کھلوونا ایں
گردش دور دوار دی سازگاری طلب کردیاں رُو مکھ دھوونا ایں
دھر آسرا عہد دے پاپیاں دا اکناں غافلاں وقت وگوونا ایں
کئے بُرا کہنا کئے بھلا کہنا اِکو جھیا جہان نہ ہوونا ایں
دیکھ خط غلام رسول دے نوں کئے ہسنا تے کئے روونا ایں

.....(۱۰).....ردیف.....

حسن یار مفتون^۱ بے حال عاشق^۲ مصدرا^۳ تمہید^۴ جبار^۵ دا اے
بحر کون مکان^۶ دے سلسلے دا اس تے حمد دی لہر لشکار^۷ دا اے

۱۔ نغمتیں ڈالا ہوا غریبت۔ ۲۔ عالم۔ ۳۔ عہدیدار، عالم۔ ۴۔ تعریف، حمد، خدا کی تعریف بار بار کرنا۔ ۵۔ دنیا، جہاں۔

احمد مصطفیٰ سید المرسلین ہے مطلع فیض دے گل انوار دا اے
 اصحاب نجوم ہداتازی لے زمرہ لے پاک صغار کبار دا اے
 سر کٹ دھر تلی چل عشق گلی من چاوجے دلا دیدار اے
 پٹ سوکناں نوں روہناں نوں وین ہور دے تے دکھ یار دا اے
 میرے دکھ سکھ گئے قربان دونویں جاں تے وجیا زخم تلوار دا اے
 اک نشے دی جھوک لے سنٹوک لے دانوں دکھ سکھ سب مکھ دلدار دا اے
 ساڈے رونے تے تسیں ہنسائی جیوڑا وہم دے کوٹ اُسار دا اے
 یکرنگی دی نہر دی لہر اندر جیوڑا خشک لب یوم اقرار دا اے
 نصیریا میریا ہیریا او سانوں فکر تڑ گئے بیمار دا اے
 ساتھیں ہو رخصت گیوں دکھ بھریا کیتا فکر مڑ خبر نہ سار دا اے
 نہ توں خبر گھلی نہ توں آپ آیا درد اکھیاں نوں انتظار دا اے
 کی جائے جانیاں جیوناں ایں یاتے سفر کر گذریوں پار دا اے
 جے توں پار جا بولیوں سجاں اوئے ایہہ لے اساں کد شوق ارار دا اے
 ٹھنڈی ملی دی چھاویں بیٹھ بھاویں تاں بھی زور تینوں خلطاں چار دا اے
 آچیوندے جی مل صبر آوے ترسندڑا جی دکھ یار دا اے
 جالندھروں چلا آ پاس میرے تینوں خوف کس چور چکار دا اے
 ویری گئے علاپور دھوگرٹی نوں آ وقت ہن سیر بازار دا اے

امراد یہ حدیث ہے اصحابی کالتجویم فیایہم، اقلدینہم اہتدینہم، (مشکوٰۃ شریف) میرے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے جسکی
 بھی بیروی کروگے ہدایت پاؤگے۔ جماعت، گروہ، اس شعر کا ترجمہ ہے ”حضرت احمد مصطفیٰ سب رسولوں کے سردار ہیں اور فیض کے سب انوار کا
 منبع ہیں آپ کے صحابہ کرام ستاروں کی مانند ہیں چھوٹے بڑے پاک لوگوں کی جماعت ہے جو ہدایت کے تازی ہیں“۔ سلفے کی غفلت، غنودگی یہ
 سنٹوکھ یاسنٹوک، جبر، تلی، جماعت۔

مچھر سوکیا بیٹ دے وچ چھنباں ساون ماہ ایدھر ٹھاٹھاں مار دا اے
 شاند دیکھ مصیبتاں کنب گیوں ایہہ کم کدوں وفادار دا اے
 وفادار ہیں تے جھل بھار سرتے وفاداریاں جھلنا بھار دا اے
 وائیں ٹھنڈیاں تازیاں جھل رہیاں ایہہ فائدہ بیٹ دیار دا اے
 ندیاں وھندیاں چٹ جھل پڑا پچھم جلیاں بجیاں دے سینے ٹھار دا اے
 پت پھلاں دے وچن تار اُتے گُکُن کوکلاں وقت بہار دا اے
 سبزہ زار دے فرش خوش رنگ اتے زریں عُوک^۱ جاگیند اُبھار دا اے
 کر کے یاد قرار سندییاں^۲ نوں پیا لیٹ دا حمد گزار دا اے
 وچہ جھالٹی نالیاں ٹوٹرو بھی تمہید جبار پکار دا اے
 خاکستری پڑھن فاختہ نوں حسن یار دے تے نالہ زار دا اے
 پٹھ گھٹاں کالی جھرمت بغلیاندا اہل راز دے ہوش نگار دا اے
 ڈونگھے وچہ وھناں تردی مچھیاں نوں اجے پتہ نہ بحر زَخار^۳ دا اے
 رنگیں حسن جمال دیاں دیکھ شانناں دید باز بھی جان نوں وار دا اے
 آ دیکھ خوش رنگیاں دے رنگ بازا ملک الموت بھی کھڑا لکار دا اے
 چھڈ موت دا خوف مر جانیا او مر گزرنا موت نوں مار دا اے
 مرے موت تے زندگی رہے زندہ حکم عشق دی خاص سرکار دا اے
 ڈردا موت کولوں دیس چھوڑ گیوں اوڑک کار ایویں خام کار دا اے
 اجے موت مگرے موتوں ڈردیا اوئے کد نستاں موت گھلیار دا اے

۱۔ سنہری مینڈک، سنہری مینڈک پانامہ میں پائے جاتے ہیں۔ ۲۔ پیغام، خوشخبری، نوید۔ ۳۔ لبالب، نہایت بھرا ہوا موسمیں مارتا ہوا، بخراند۔

بے توں موت گھلیارنی چاہوناں ایں وڑنا عشق گھرکار سوار دا اے
 ایہہ فن فریب نہ پیش جانڈے راز دان خود راز نتار دا اے
 اگے مرن تھیں مرگ ہتھ آوندی اے نفع عشق دے ونج بیوپار دا اے
 توں دور نہ جا گھر وئے تیرا تارن ہار تینوں گھر تار دا اے
 مرگھت پھیرا دیکھ دکھ میرا تیں بن نام نہ صبر قرار دا اے
 اختلاف الفاظ اتحاد معنی تک بھلنا کم غدار دا اے
 خونی نین تپینڈرے دیکھ میرے گرہ آتھیں جویں لوہار دا اے
 تیرے دید پریت دیاں لگیاں تے لاون ہار اج دیکھ دم ہار دا اے
 توں لاج رکھ لگیاں میریاں دی ہن جیوڑا صبر سہار دا اے
 ہتھ دلوں بے وس دل گیا ہتھوں سرمہ چشم دکھ بھرے غبار دا اے
 غنچہ دلیدا وچہ فراق تیرے صدمہ گاہ بلا دی خار دا اے
 خار خار ہويا دل وچہ درداں پھیر اے ردیف گزار دا اے
 قبض البسط^۱ فراق وصال دویں جولانگاہ دوچشم خون بار دا اے
 تیری ناز ادا دیاں شوخیاں تھیں سینے میریوچہ زخم کٹار دا اے
 خاکسار جانباہ میں صید تیرا مینوں تھان نہ ذرا انکار دا اے
 تیرا ہو مڑ غیر دے ول تکے جہڑا خودی دے پیر پساہ دا اے
 شوق مند تیرا غیروں گذر چکا وچے اپنا آپ وسار دا اے
 افسوس توں اے بھی دور وسیں خاصہ یار دا ایہہ اسرار دا اے
 حد پاوئی بے پرواہیاں دی نہ ایہہ کار اُوبام^۲ احکار^۳ دا اے

^۱ یہ صوفیائے کرام کی دو اصطلاحیں ہیں قبض اس حالت کو کہتے ہیں جب طبیعت عبادت کی طرف راغب نہ ہو اور بسط اس کے برخلاف دوسری حالت کا نام ہے۔ جب طبع عبادت کی طرف پوری طرح مائل ہو۔ ۲ جمع و ہم کی تخیل، افکار، ذہنی تصور۔ ۳ ضدی، جھگڑا۔

لکھاں دفتراں تھیں وچہ حرف پہلے گم جاوناں کم ہوشیار دا اے
 مشاق تیرا بھادیں جان وارے ایہہ وارنا کس مقدار دا اے
 توں من نہ من میں تیریاں اوئے مینوں درد دے شوق اظہار دا اے
 بھادیں عرض معروض دی نہیں حاجت دلوں کڈھنا درد انجار دا اے
 تیرے شوق دی کار گذاریاں تے نہیں ٹٹنا جوش خمار دا اے
 انت چشم نمایاں تیریاں تھیں ہوندا حوصلہ دُرِ گفتار دا اے
 راز داراں دے راز وچ سینیاں دے ہمرنگ زر وچ عیار دا اے
 ناہیں سمجھ گفتار دی عاجزاں نوں معنی باجھ الفاظ وچار دا اے
 ایہہ کار رموز اشار دا اے ایدوں پرے نہ ہور چتار دا اے
 ہوگ اوٹ عمال دی ہورناں نوں سانوں آسرا رب غفار دا اے
 لئیں واچ پیاریا میریا او ایہہ خط کسے گنہگار دا اے
 گنہگار دا اے تیرے یار دا اے نادار دا اے گنہگار دا اے
 خوش حال پور درد بیمار دا ہے گوہڑی نیند وچہ پئے بیدار دا اے

چٹھی میاں غلام یسین صاحب زادہ

یہ وہ خط ہے جو مولوی صاحبؒ نے غلام یسین کے نام لکھا تھا۔ غلام یسین عالم پور کے مشہور درویش بابا ہر شاہ صاحب کی اولاد میں سے تھا جو عالم پور سے ترک سکونت کر کے خورشید پور نزد مہد پور، تحصیل نکودر، ضلع جالندھر میں چلا گیا تھا۔ یہ خط مولوی صاحبؒ نے اس کو خورشید پور کے پتہ پر تحریر کیا تھا۔ اس میں علاقہ بیٹ کی معاشی زندگی کا پورا پورا نقشہ پیش کیا گیا ہے۔ دنیاوی زندگی کی خوشحالی اور بدحالی کے دونوں پہلوؤں کو نہایت موثر پیرائے میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ خط اس قدر درد انگیز ہے کہ اگر انسان کے سینہ میں پتھر کا دل نہ ہو تو وہ اس کو پڑھ کر اشک وآہ کا خراج پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

دریں	پلیا	دکھیں	جلیا	تیل	فراقیں	تلیا
آہیں	جلیا	صبریں	گھلیا	تاب	اڈیکن	چلیا
ہجر	نہلایاں	راتاں	دے	وچہ	بہ بہ	ہویا
عدم	تکلف	دی	وچہ	ندیاں	مل مل	ہویا
حُب	اللہ	دی	وچہ	رشتے	ونہہ	ہویا
بدھے	ہتھ	مقام	ادب	دے	چُست	ہویا
سن	اخواص	دو	رحمت	برکت	ہوگیا	متوالا
عرض	سلام	بندے	دا	تیں	ول	لکھیاں
اٹھ	دردا	وگ	سینوں	باہر	نال	پیام
خون	جگر	سر	چاہڑ	قلم	دے	بھر
					میرے	وچہ
					نامے	

آہ چھٹے جل جاوے کاغذ یا ایہہ کان^۱ کمینہ
 وچ فراق تیرے دے میرا جگر جلے یا سینہ
 آب سروں جھل روہڑی اداسی وچے گئی تسلی
 ندی بیاس سرشک میرے تھیں وگ ستیج^۲ ول چلی
 دل میرے دیاں لاٹاں وگیاں پسر گیاں جگ سارے
 لگدی واہ بجھاؤ لوکو و سدو ندی کنارے
 جے اک وار کرم دیاں لہراں میں ول دیہن ہولارے
 تیرے ستیج دے وچکارے روہڑ دیاں دکھ سارے
 توں ستیج دے وسیں کنارے اے محبوب پیارے
 میں فرقت دیوچ گھمگھیراں ڈب ڈب کے دکھ تارے
 تار کدی کر پار ندی تھیں روہڑ نہیں وچکارے
 ایہہ دوین میرے رت و ہندے طلب کرن دیدارے
 جے وچ چشم تیری دے یارا چک وگیندی پاواں
 و ہندی ٹھاٹھ اکھیں تھیں میرے نئے وچ روہڑ وگاواں
 نام فراق قلم دے منہ تے جاں گزرے اک واری
 درد تاسف تھیں وچہ دل دے وگدی درد کٹاری
 ابن العین^۳ تاسف زادہ رنگ رتا یا قوتی
 نام سرشک^۴ قلم تھیں رس رس کھڑا صبر ثبوتی

۱۔ کلک کا قلم۔ ۲۔ یاد رہے کہ میاں غلام یسین دریائے ستیج کے کنارے رہتا تھا اور مولوی صاحب دریائے بیاس کے کنارے۔ ۳۔ آنسو۔ ۴۔ آنسو کا قطرہ۔

ہتھ دلوں دل ہتھوں بے وس کیہہ کچھ لکھاں لکھاواں
 واہ دردا بے درد دلاں نوں کیہہ کیہہ درد سناواں
 سیک دتا دل درد تپایا ہویا نور و نوری
 اجے میرا محبوب پیارا رہندا دور و دوری
 سچ کہاں خود دُور رہیا میں اس تھیں دوری ناہیں
 اس دوری دے دردوں روندیاں رون گے بھر آپہں
 بعضے حرف ادب تھیں گزرے لکھیا کیوں مٹاواں
 جس دی تاہنگ اوسے دیاں رڑکاں بے وس دھکے کھاواں
 شائد ایہہ خط بے درداں دی جاں نظراں وچہ گزرے
 میں بے وقتے بانگے تائیں رگڑ گھتتن سن عذرے
 میں توبہ وگ کتول ٹریا قصد کدھر دا دھریا
 کیہہ لکھنا سی کیہہ کچھ لکھیا کیہہ سٹراں وچہ بھریا
 ایہہ تے ہے خط رو رو لکھیا گوجر ذات کینے
 طرف عزیز نجیب پیارے جان جگر یا سینے
 جس دیاں وچہ اڈیکاں مینوں گزرے سال مہینے
 کر اقرار جو نہ مڑ ملیا میں پُر درد خزینے
 اے افسوس پئی ویرانی زلیا دیس ہمارا
 کچھ موئے کچھ کال رولائے کچھ ہو گئے آوارہ
 ادھوں ودھ جہانوں گزرے جا قبراں وچہ سٹے
 ہن گلایاں وچہ کھوتے پینکن سُنج گھراں وچہ کتے

ڈیھ گئے واس زمیناں رڑھریاں جاں مینہ پئے کرتے
 رہندیاں سہندیاں تھیں پھر بہتے اُجڑے رزق وگتے
 اک دن سی اینہاں لوکاں اُتے زردانے گھا چاندی
 باسنتی دے چاول کھاندیاں بلغم ہوندی چاندی
 نعمت کھادی شکر نہ کیتا آئیاں پیش کمائیاں
 وچہ ویہاں جنے کھنے نے کنجریاں نچوئیاں
 تے نوہاں دے ورنیاں ویلے جٹاں بوٹاں رائیاں
 سودنیاں دیاں نوکاں اتے اشرفیاں جزوئیاں
 تے جموں دیاں فوجاں وانگوں جنجاں بنھ چڑھائیاں
 کجھ ڈوماں کجھ بھنگیاں لٹے کجھ ربابیاں نائیاں
 خود اُجڑے کجھ کڑم اجاڑے رہڑ گئے وچہ وڈیائیاں
 اوڑک جاں دن الٹے آئے کھیتیاں گروی پائیاں
 مگروں الٹ بیاسا و گیا روہڑیاں بیہ جیہاں واہیاں
 نوں نوں گزگیاں چڑھ ٹھاٹھاں بالیاں چھتاں ڈھائیاں
 ادھی رات رُکھاں تے چڑھ چڑھ دتی ٹاہر بھرائیاں
 لوکو اج غرور تساڈے اڈ ہو گئے ہوائیاں
 جاں طوفان غضب دا چڑھیا دیس اجاڑاں پیاں
 موئے خصم خصمیاں ہوکے رناں اُجڑ گیاں
 بھکیاں مردیاں تیرے ول دیاں ول ول کے کر لنیاں
 تے عدت دے گذرن توڑی صبر نہ کیے کتیاں

ایہہ اوہو جو کدی وہاچیاں سی ہم وزن روپیاں
 خاکوں مہنگیاں اج رولیندیاں حسن پری دیاں سیاں
 ایہہ کجھ حال بیاس کنارے اے ستیج دے واسی
 تائیوں نہ توں ات ول آیوں دیکھ وبال اُداسی
 ایس گمانوں گذر پیارے کر اک واری پھیری
 مسر گلے پر اجے رواڑی وچہ وچہ رہی ہتھیری
 دل تھیں پیا پکارا مینوں جاں ودھ گیا مقولہ
 نہ کر طول کلام کمتی بس غلام رسولا

